# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 28 مارچ 2019ء بمطابق 20 رجب 1440 ہجری دو بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَ کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًا ۝ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۝ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔

(ترجمہ): مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ و آخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications۔ مسٹر اکبر ایوب خان، منسٹر فارسی اینڈ ڈبلیو آج کے لئے، مس شاہدہ وحید، ایم پی اے صاحبہ آج کے لئے، سردار یوسف زمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، ڈاکٹر امجد علی خان، منسٹر فار مائنز آج کے لئے، مسٹر فیصل امین گنڈاپور، ایم پی اے آج کے لئے، افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، شگفتہ ملک صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، مفتی عبدالغفار صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، رنگیز احمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، ملک شوکت علی، ایم پی اے آج کے لئے، آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، عزیز اللہ خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، ظاہر شاہ طورو صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، عاقب اللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ آجائیں ذرا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی بہت مشکور ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ میں یہاں پر ایسے ایشوز اٹھاتی ہوں کہ جو تمام نیشنل اور صوبائی لیول کے ہوتے ہیں جس پہ کوئی اور کسی کے ذہن میں بات نہیں آتی۔ جناب سپیکر صاحب! میں ٹائم کی بچت کیلئے آپ سے یہ درخواست کرنا چاہوں گی کہ آپ کی وساطت سے میں یہ پیغام مرکزی گورنمنٹ تک پہنچاؤں کہ 23 مارچ کو جو ایوارڈز دیئے گئے ہیں وہ تو ظاہر ہے کہ Recommendation پہ دیئے گئے ہیں لیکن عین ٹائم پہ آ کے ہارون بلور شہید کا نام ڈراپ کرنا تو اس پہ مجھے افسوس ہے، چونکہ ایک دفعہ ڈراپ ہو گیا، اس نے قربانی دی ہے، اس نے جمہوریت کے لئے قربانی دی ہے، اگر یہ جمہوریت شہداء کے خون سے آج آئی ہے تو آج جو

اسمبلیاں ہیں جو وجود میں ہیں تو میں آپ کی وساطت سے مرکزی گورنمنٹ کو یہ پیغام دینا چاہوں گی کہ 14 اگست کے موقع پر اس کے لئے تو کوئی نہ کوئی ایسا ایوارڈ دیا جائے تاکہ KPK کے جو شہداء ہیں جو دہشت گردی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، تاکہ دہشت گردوں کو ہم واضح پیغام دیں کہ ہمارے شہداء جو ہیں وہ ہمارے لئے، چاہے جس پارٹی سے بھی ان کا تعلق ہے، وہ ہمارے لئے ہیرو ہیں اور دہشت گرد جو ہے وہ زیرو ہیں۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو اورکزئی صاحبہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ما لہ لږہ موقع را کړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس پوائنٹ تو آگیا، میرے خیال میں اس پہ ڈسکشن کی ضرورت تو نہیں ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں اس کو سپورٹ کرنا چاہتا ہوں اور اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے سپورٹ بس کر دیا، تو ہو گیا، یہ پوائنٹ کہ اس میں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! ہمارے اکرم خان درانی صاحب کو اس پہ بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! جو نکتہ نگہت بی بی نے اٹھایا، یقیناً اس خاندان نے بہت قربانیاں دیں اور اس کے والد صاحب نے بھی قربانی دی تھی، پھر اس نے دی، ہم خود بھی اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور اتنا غمزدہ خاندان ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے گھر کو ثمر بلور صاحبہ کی شکل میں یہاں پر نمائندگی دی جو کہ تھوڑی سی خوشی آئی ہے، ہم اس کو بھی سپورٹ کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر بھی عجیب سی صورتحال صوبے میں پیدا ہوئی ہے، کل نہ جی، پرسوں پشاور کا ایک قومی جرگہ بنا ہے اور اس قومی جرگے کے جو بڑے معزز لوگ ہیں پشاور کے، انہوں نے ایک احتجاج کیا جو کہ پشاور کے شہریوں کو بی آر ٹی سے بہت زیادہ تکلیف ہے اور جائز احتجاج جمہوری حکومتوں میں ہوتا ہے، میں نے بھی اسمبلی میں اس دن بات کی ہے کہ اس بی آر ٹی کی وجہ سے پشاور کے لوگوں کے مسائل روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور اس کا نہ معلوم کیوں اس میں ردوبدل روزانہ کا معمول بن گیا ہے؟ جس کی وجہ سے لوگ احتجاج کرنے پر مجبور ہو گئے اور مزید اس پر ابھی احتجاج کریں گے، چونکہ پشاور کے لوگوں نے اس بی آر ٹی پر بہت بڑا احتجاج کیا لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان کو پولیس نے احتجاج سے بھی روکا اور ان

معززلوگوں کو حراست میں لیکر دو، تین، چار گھنٹے حبس بے جامیں رکھنے کے بعد پھر دوبارہ رہا کیا، یہ تو ہم نے ڈکٹیٹر کی جب حکومت تھی تو اس میں اس طرح لوگوں کی زبانوں پہ،اظہار پہ پابندی نہیں تھی، موجودہ حکومت خود126دن وہاں پر اسلام آباد میں دھرنا بھی دے رہی تھی اور وہاں پر ایک ایس پی،ڈی پی او کو بھی زدوکوب کیااور جو حالات اس طرح پہنچے کہ وہاں پر پارلیمنٹ پہ بھی چھلانگ لگائی،وزیراعظم کے گھر کو بھی جانے کی کوشش کی گئی اور وہاں پر ٹی وی چینل پر قبضے کی بھی کوشش کی گئی، ہم مذمت کرتے ہیں،ایسے اقدامات کی جو صوبائی گورنمنٹ، تولہذاجنھوں نے بھی وہاں پر یہ آرڈر جاری کیا ہےاور وہاں پر ان لوگوں کو حراست میں لیکر اور وہاں پر بند رکھا ہے تو میرے خیال میں ہم چاہیں گے کہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی ہو،کیونکہ اگر یہ سلسلہ جاری رہاتو ابھی مزید ہمارا پروگرام ہے کہ وہاں پر احتجاج کا اگر ہم جائیں گے تو وہاں پر اسمبلی میں بھی بات نہیں مانی جاتی تو پھر وہاں پہ بات اٹھائیں گے، تھانوں کو بند کریں گے اور کرپشن پہ بھی پردہ ہم اسطرح لائیں گے کہ احتجاج بھی نہ کرو، ہم زبردستی سے کرپشن پر بھی بات کرتے ہیں، حساب کتاب کی بھی بات کرتے ہیں اور کل میرے خیال میں الیاس بلور صاحب کی ایک ٹویٹ چل رہی تھی کہ وہ کہہ رہے تھے کہ یہی بسیں پنجاب کی گورنمنٹ نے ایک کروڑ پہ خریدی ہیں اور انہوں نے جو بسیں خریدی ہیں وہ تین کروڑ پر ہیں، میں نے زندگی میں دوکروڑ کا کوئی فرق نہیں دیکھا ہے،اس پہ گورنمنٹ ذرا وضاحت کرے کہ ان کو کیوں زدوکوب کیا؟ان کو کیوں حراست میں لیااور احتجاج کا موقع کیوں نہیں دیا؟

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please.

(Interruption)

جناب سپیکر: وہ کل نہیں تھے، کوئی اور کرلیں،If you want۔

جناب سلطان محمد خان(وزیرقانون، پارلیمانی اموروانسانی حقوق): نہیں نہیں، تھینک یو مسٹر سپیکر!۔۔

جناب سپیکر: آپ ہی کرلیں۔

وزیرقانون، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: سر! یہ میں جتنا سمجھتا ہوں، درانی صاحب! جو بی آر ٹی کے حوالے سے کوئی احتجاج پشاور میں ہوا تھا۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: اگر ان کو معلوم نہیں تو کوئی اور جواب دے دے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ چھٹی پہ تھے،ان کے گھر میں بیماری تھی تو یہ دودن کی چھٹی پہ تھے،ان کے والد بیمار ہیں۔

وزیرقانون، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: وہ میں، میں تو چھٹی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر!میں چھٹی نہیں کرتا ہوں، میرے خیال میں اس دن میں نے ایک ہی چھٹی کی ہے،اس کے علاوہ میں چھٹی نہیں کرتا ہوں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Yes, you are very punctual, I appreciate.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر!انہوں نے جو ایشو Raise کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب اور آپ دونوں بڑے Punctual ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: تھینک یو سر۔ سر! درانی صاحب نے جو ایشو Raise کیا ہے، بی آر ٹی کے حوالے سے جو احتجاج ہو رہا تھا، جس طرح وہ کہہ رہے ہے کہ اس میں کسی کو حراست میں لیا گیا ہے یا زد وکوب کیا گیا ہے، اس حوالے سے انہوں نے پوچھا ہے، یہ ہے کہ احتجاج کرنا اصولی طور پر یہ جمہوری معاشرہ ہے، ایک جمہوری نظام ہے، احتجاج کرنا ہر کسی کا حق ہے، ایک تو یہ اصول بہت زیادہ واضح ہے، دوسرا اصول یہ ہے کہ احتجاج اس حد تک کیا جائے، جہاں تک عام لوگوں کو تکلیف نہ ہو، دوسرا ایک اصول یہ ہے، آپ کے احتجاج کا حق اس پوائنٹ پر ختم ہو جاتا ہے، جہاں پر آپ دوسرے لوگوں کو اگر تکلیف دینا شروع کر دیں تو یہ دو بڑے بڑے اصول ہیں۔ سر! اب اس کیس میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے جس طرح وہ فرما رہے ہیں تو ان کے پاس اگر کوئی Individual ہے کہ ان کے خلاف اگر کوئی ایف آئی آر ہوئی ہے یا مثلاً وہ اس وقت زیر حراست ہے یا اس وقت ان کو لاک اپ میں یا کسی جگہ پہ Under arrest ہے تو وہ Kindly اگر وہ Details آپ شیئر کر دیں تو اگر قانونی کوئی بات ہو گی، قانون کے مطابق اگر کوئی کارروائی ہوئی ہو گی تو وہ قانون کے مطابق ہی پھر عدالت میں جائیگی، عدالت پھر اس کے لئے ایک ادارہ ہوتی ہے، عدالت ہی ضمانت بھی دیتی ہے، اس کیس کو Follow up بھی کرنا پڑتا ہے لیکن میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ اگر ان کے پاس Individual کوئی کیس ہے کہ کسی کو اگر حراست میں لیا گیا ہے، کسی کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہے، کسی کے خلاف اگر کوئی کارروائی ہوئی ہے تو وہ بالکل Kindly میرے ساتھ وہ اگر شیئر کر لیں، میں خود ان کے پاس چلا جاؤں گا اگر وہ شیئر کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ان شاء اللہ ایسی وہ دیکھ لیں گے، قانون کے مطابق ہی ساری کارروائی ہو گی۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 5, Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his call attention notice No. 286, in the House.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے صوبائی کابینہ میں غیر قانونی کاٹی گئی لکڑی جو کہ ضلع کوہستان سے محکمہ جنگلات نے 142/343 فٹ اور ضلع تورغر سے 22106 مکسر فی لکڑی رپورٹ کی اور ساتھ ہی یہی ضلع چترال کی تحصیل ارندو کے جنگلات اور ضلع دیر بالا میں جمع کی گئی لکڑی کے بارے میں خیبر پختونخوا کی صوبائی کابینہ نے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے کہ وہ غیر قانونی کاٹی گئی لکڑی کی رپورٹ میں صوبائی کابینہ کو اپنی سفارشات پیش کرے۔ 15 جنوری 2017 تک 15 لاکھ سے زیادہ غیر قانونی کاٹی گئی لکڑی ارندو چترال اور ضلع دیر میں Enlist تخمینہ لگایا گیا۔ سب کمیٹی نے اپنی سفارشات میں غیر قانونی لکڑی پر جرمانہ عائد کرکے ایک قسم دیار لکڑی پر گیارہ سو روپے اور کائل پر چھ سو روپے فی فٹ جرمانہ عائد کرنے کی اپنی سفارشات صوبائی کابینہ میں رپورٹ پیش کردیں۔ صوبائی کابینہ نے سب کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں 2016 میں لکڑی کو مارکیٹ تک لانے کی اجازت دی لیکن بدقسمتی سے اب یہ عارضی طور پر بند کردی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ لاکھوں فٹ لکڑی جو ہمارے چترال، دیر، باجوڑ کے راستے پہ زیادہ تر * + سے لائی گئی تھی اور وہاں پہ مختلف ڈیپارٹمنٹس میں، یہ بہت بڑا سکینڈل ہے، وہ اس لئے کہ * + سے لائی گئی لکڑی پر جرمانہ کرکے قانونی حیثیت دی لیکن ہمارے اپنے ملک میں اپنے جنگلات میں وائلڈ لائف کی جو لکڑی پڑی ہے، اب بھی Wind fall کی جو لکڑی پڑی ہے، وہاں پہ وہ ضائع ہو رہی ہے اور * + سے لکڑی لائی گئی۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کرکے * + کا نام نہ لیں، یہ لکڑی آپ کے جنگلوں کی ہے، آپ کے علاقے کی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! یہ سب کو پتہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو شاید غلط انفارمیشن ہے، کل وہ مطالبہ کریں گے کہ ہماری لکڑی ہمیں واپس کریں، تو لکڑی کی بات کریں، آپ وہ پوری کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: عنایت اللہ صاحب بھی اس پر بات کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثناءاللہ صاحب! آپ بات کریں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: لیکن اس میں یہ Investment بہت لوگوں نے کی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: * + کو Expunge کر دیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: کروڑوں روپے لوگوں نے Invest کئے اور جو Investor تھے، ابھی ہم پوری دنیا کو بتا رہے ہیں کہ یہاں آپ آئیں Investment کریں لیکن ہمارے اپنے ملک کے لوگوں نے جو اس میں Investment کی ہے، وہ ابھی خوار ہو رہے ہیں، قانون بھی بنایا گیا، یہ وہ سمری ہے جس کے تحت صوبائی کابینہ کو اور صوبائی حکومت کو بھیجی گئی اور جو کمیٹی بنائی گئی تھی، قانون پاس کیا گیا، اس کے بعد حکومت نے یہ کہا کہ آرمی والے یہ لکڑی نہیں چھوڑ رہے ہیں، یہ وہ لیٹر ہے جو آرمی نے جاری کیا ہے کہ ہمارا اس پر کوئی قدغن نہیں، کوئی پابندی نہیں، حکومت کی پالیسی ہے، مارکیٹ تک لے جائیں، 62 ہزار فٹ لکڑی ابھی مارکیٹ میں لائی گئی ہے اور یہ جو لکڑی اب بھی پڑی ہے، یہ 15 لاکھ 73 ہزار سکوائر فٹ لکڑی اب بھی وہاں پہ ضائع ہو رہی ہے، لوگوں نے Investment کی ہے اور جو قانون بنایا گیا ہے، اس کے تحت اس کو اجازت دی جائے تاکہ وہ مارکیٹ میں اور ہمارے جو Investors ہیں، ان کا اعتماد اس پر بن جائے۔

جناب سپیکر: میں درخواست کرتا ہوں فارسٹ منسٹر سے کہ وہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کریں کیونکہ عنایت اللہ صاحب کے حلقے سے یہ زیادہ Related ہیں تو اس کی مزید تفصیل آپ کو وہ بتا دیں گے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: میں منسٹر صاحبان کی توجہ چاہوں گا، ویسے میں اس کو تھوڑا آسان کروں گا، ان کو جواب دینا، حکومت کو جواب دینا پھر مشکل، تھوڑا آسان ہو جائے گا، یہ Illicit cut of timber ہے، کوہستان کے اندر اور مانسہرہ میں اس کی اجازت دی گئی، ہم نے کہا کہ اسی قسم کے Timber جو ہے اپر دیر کے اندر بھی ہے اور اس کو Calculate کر کے جو پالیسی آپ کوہستان اور ہزارہ کی اپناتے ہیں تو وہی پالیسی اس کے لئے بھی اپنائیں، کیبنٹ نے اس کی Approval دی، جب کیبنٹ نے Approval دی تو

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

اس پر فیصلہ ہوا کہ گراؤنڈ پہ جا کے جو لکڑی پڑی ہے، اس کی Calculation کی جائے کہ کتنی ہے؟ کیبنٹ کے اندر غلطی سے جو فگر آیا ہے، وہ پانچ لاکھ کا ہے اور کیبنٹ سے Approval پانچ لاکھ کی ہو گئی ہے اور گراؤنڈ پہ جب آرمی والوں نے Verification کی ہے اور پوری لکڑی جو ہے اس کو Calculate کیا ہے، وہ 15 لاکھ فٹ ہے جو انہوں نے تفصیل دی ہے۔ اب مسئلہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے یہ ہے کہ کیبنٹ سے Approval ایک فگر کی ہو گئی ہے اور ان گراؤنڈ پر لکڑی جو ہے زیادہ پڑی ہے، اس کے لئے سمری Move کی گئی اور وہ سمری سیکرٹری سے ہو کے میرے خیال میں انچارج منسٹر کے دفتر میں پہنچ چکی ہے لیکن He is somehow reluctant to forward it to the cabinet، اب ظاہر ہے، یہ نقصان Investor کا بھی ہو رہا ہے لیکن حکومت کا بھی ہو رہا ہے، آپ کو پیسوں کی ضرورت ہے، اگر 15 لاکھ فٹ لکڑی پڑی ہے اور وہ Rust ہو رہی ہے، وہ گل سڑ جا رہی ہے، آپ اس کو Dispose of کریں گے تو آپ کو ریونیو جنریٹ ہو گا، لوکل اکانومی جو ہے وہ Boost up ہو گی، اس کی Growth ہو گی۔ اس لئے یہ حکومت، یہ اس لئے میں نے آسان بنا دیا ہے کہ میرے پاس اس کی معلومات ہیں، اگر وہ سمری کیبنٹ کے اندر چلی جائے اور کیبنٹ میں میرٹ پر اس پر ڈسکشن ہو تو Simply یہ مسئلہ ہے، میرا خیال ہے کہ کوئی بھی منسٹر اٹھ کے یہ کہہ سکتا ہے کہ کیبنٹ کے اندر اس کو لایا جائے گا، اس کو Examine کیا جائے گا اور Examine کرنے کے بعد اس کو Dispose of کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Law Minister, respond please.

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: تھینک یو، مسٹر سپیکر! یہ مسئلہ جو ہے، اس کو تھوڑا بیلنس ہو کے دیکھنا پڑے گا۔ یہ ٹھیک ایشو انہوں نے اٹھایا ہے، آنریبل صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے اور عنایت صاحب نے بھی اس پہ تھوڑی بہت، انہوں نے بھی کلیئر کر دیا ہے۔ سر! مسئلہ یہ ہے کہ اب یہ جتنی کٹائی ہوئی ہے، یہ غیر قانونی کٹائی ہوئی ہے، یہ Illicit cutting ہے، حکومت جب پالیسی بناتی ہے تو وہاں پہ دو چیزیں سامنے آ جاتی ہیں، Illicit cutting already ہوئی ہے، اب اس کو تو واپس Reverse نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر اس طرح ان چیزوں کو Encouragement دے دی جائے کہ چلیں بس Illict cutting کسی بھی طریقے سے ہو جائے، اس کے بعد اس کے اوپر Fines لگا دیا جائے اور اس کو Regularize کر دیا جائے تو یہ بھی حکومت کے لئے دردسر بن جاتا ہے کہ یہ Encourage ہو جاتے ہیں، بس چلیں، ایک دفعہ Illicit یا غیر قانونی کٹائی کر کے اس کے بعد اس کو Regularize کر دیا جائے گا تو یہ صاحبزادہ صاحب اور عنایت صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں، یہ جب 24 نومبر 2015 کو یہ صوبائی کابینہ

کی ایک ذیلی کمیٹی نے اس کے بارے میں فیصلہ کیا تھا اور اس کے اوپر Fines لگائے تھے، گیارہ سو اور چھ سو روپے فی مکعب فٹ کے لحاظ سے، پھر یہ ذیلی کمیٹی کی سفارشات جو ہیں، یہ 20 مئی 2016 کو کیبنٹ نے اس کی منظوری دے دی اور اس کے بعد جو ہے، وہاں پہ اس کو Confiscate کرنے کے لئے Steps کا کہا گیا لیکن جس طرح عنایت صاحب کہہ رہے ہیں، ایک تو یہ فگر غلطی سے ہوا ہو گا یا وہاں پر چونکہ گراؤنڈ پہ اس وقت اس کی Calculation ہوئی نہیں تھی، ایک تو یہ مسئلہ در پیش آگیا، دوسرا یہ ہے کہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن بھی ٹھیک نہیں تھی، اب کمشنر ملاکنڈ اور وہاں پہ جو سول سوسائٹی ہے، وہاں پہ جو لوگ ہیں تو ان کی میٹنگ اس کے بارے میں ہوئی ہے اور میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہوں گا سر! آپ کی وساطت سے اور خاص کر آنریبل ممبر جنہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے، عنایت صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس کے بارے میں ایک سمری Already initiate ہو گئی ہے، Almost تیار ہے لیکن سپیشل سیکرٹری کے پاس اس وقت آئی ہے، ابھی منسٹر کے پاس پہنچی نہیں ہے تو اس سمری کو ہم نے ابھی کیبنٹ میں لے جانا ہے، ہم نے دونوں چیزوں کو دیکھنا ہے، یہ بھی نہ ہو کہ یہ لکڑی بالکل خراب ہو جائے اور اس کا کوئی فائدہ پھر حکومت کو ریونیو بھی جنریٹ نہ ہو، لکڑی بھی خراب ہو جائے، یہ بھی ہم نے دیکھنا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ یہ Encourage بھی نہ ہو کہ غیر قانونی کٹائی کر کے پھر اس کو Regularize کر دیا جائے، تو ایک سمری جو ہے وہ اس وقت Under process ہے، میں یہ Commitment ضرور کر دوں گا کہ اس سمری کو ہم بالکل Fast track پہ لگا دیں گے اور ان شاء اللہ یہ کیبنٹ میں آ جائے گی، کیبنٹ ڈسکس کر لے گی اور اس کے بارے میں صورتحال جو ہے پھر واضح ہو جائے گی، یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: مسٹر فضل شکور خان، ایم پی اے، نوٹس نمبر 295۔

جناب فضل شکور خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں وزیر محکمہ صنعت و حرفت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ چارسدہ پیپر ملز کی زمین ہاؤسنگ سکیم کے لئے بیچی جا رہی ہے، اس بارے میں وزیر صنعت و حرفت ہمیں بتائیں کہ اس کی قانونی حیثیت کیا ہے؟ اور اسی طرح چارسدہ شوگر ملز کی ساری مشینری نکال کر بیچ دی گئی ہے اور مل صرف ایک ڈھانچہ رہ گیا ہے، اس بارے میں وزیر صاحب ہمیں وضاحت کریں۔

سر! چارسدہ پیپر ملز اور شوگر ملز دو انڈسٹریز ہیں، وہاں پر دونوں اس وقت بند ہیں، شوگر ملز کے بارے میں آپ کو یہ ریکوئسٹ کروں گا کہ وہ صرف ڈھانچے کا ڈھانچہ رہ گیا ہے، اس کی ساری کی ساری مشینری نکال لی گئی ہے، I do not know کہ وہ کس قانون کے تحت وہ اس انڈسٹری سے نکال کے صوبے سے بھی باہر چلی گئی ہے، ضلع سے نہیں، صوبے سے بھی باہر چلی گئی ہے اور جہاں تک میری Understanding ہے، قانون کے مطابق انڈسٹری سے کوئی بھی مشینری ضلع سے باہر نہیں جا سکتی ہے۔ دوسرا بڑا ایشو وہ پیپر ملز کا ہے کہ پیپر ملز کی اراضی پر اس وقت ہاؤسنگ سوسائٹی بن رہی ہے جس کی وجہ سے میرے علم کے مطابق یہ بالکل غیر قانونی ہے کیونکہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے مطابق جس Purpose کے لئے زمین لی جائے گی، اس پہ وہی Purpose ہو گا، وہ انڈسٹری کے Purpose کے لئے لی گئی تھی اور وہ Purpose اب Deny کر دیا گیا ہے، وہ اب دوسری طرف لے کے جا رہے ہیں، ہاؤسنگ سوسائٹی کی طرف، اس میں سپریم کورٹ ڈیپارٹمنٹ کا اپنا کیس گیا ہوا ہے، سپریم کورٹ کے بارے میں مجھے منسٹر صاحب اس کی بھی وضاحت کر دیں کہ دو سال سے وہ کیس سپریم کورٹ میں ہے اور اس کے بارے میں کوئی Hearing ہوئی ہے، کوئی تاریخ اس کی آئی ہے اور اگر منسٹر صاحب اس کے بارے میں بھی کچھ بتا دیں اور میری ایک ریکوئسٹ ہے کہ منسٹر صاحب کے Response کے بعد مجھے تھوڑا سا ٹائم اس کے لئے دیا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، منور خان صاحب!

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو سر۔ جناب فضل شکور خان کا کال اٹینشن میں نے دیکھا ہے، یہ وضاحت، جناب منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، ایڈوائزر صاحب سے میں یہ بھی ذرا پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پرائیویٹ انڈسٹری جب پرائیویٹائزیشن میں آکشن ہوئی ہے اور کیا وہ مشینری اس پر انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا حق ہے کہ آپ اس کی مشینری ان کو فروخت نہ کر سکیں؟ پہلے تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ایک پرائیویٹ انڈسٹری کے ساتھ اس پہ قدغن لگانا کہ اس کی مشینری کو بیچیں یا اس پہ کوئی اس قسم کی بات کریں؟ یہ According to law اگر انڈسٹریز لاء میں کوئی اس قسم کی کوئی سیکشن ہے یا کوئی وہ چیز ہے تو وہ بھی ہمیں بتا دیں تاکہ اس قسم کی جو Activities ہیں۔ اب میں جناب منسٹر صاحب سے، ایڈوائزر صاحب سے ذرا یہ بھی تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ میں یہ کیس ابھی تک پڑا ہوا ہے اور یہ Matter جو فضل شکور صاحب نے اٹھایا ہے، وہاں پہ انہوں نے یہ Point raise کیا اور Leave

grant سپریم کورٹ میں ہوئی ہے، میں At the time of privatization اگر کسی گورنمنٹ نے اس پہ Binding کی ہے کہ آپ یہ انڈسٹری جو ہم پرائیویٹائز کر رہے ہیں اور آپ اس کو پرائیویٹائزیشن میں آپ لے رہے ہیں، یہ اسی Purpose کے لئے استعمال ہو گی، پھر تو وہ بالکل ٹھیک ہے کہ وہ اسی Purpose کے لئے استعمال ہو گی، اگر وہ Terms and conditions یا MoU میں۔ ایگریمنٹ میں یہ بات نہیں ہے جیسا کہ سپریم کورٹ نے اسی پوائنٹ پہ Leave grant کی ہے اور ہائی کورٹ کا جو انہوں نے Decision دیا ہے، اس کو Stay کیا ہوا ہے کہ At the time of auction, agreement, MoU اگر یہ کوئی پابندی لگائی ہے کہ یہ انڈسٹری جو پرائیویٹائز ہوئی، یہ اسی Purpose کے لئے استعمال ہو گی، تب تو میرے خیال میں اس انڈسٹری کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس پہ قدغن لگا سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please, Advisor to C.M, for Industries, Karim Khan Sahib.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): تھینک یو، جناب سپیکر! فضل شکور صاحب نے بڑا اچھا Point raise کیا ہے اور پھر منور خان صاحب نے جو ہمارے سینئیر ممبر شمار کئے جاتے ہیں اور وکیل بھی ہیں، خیر پوزیشن یہ ہے کہ چارسدہ پیپر ملز فلائنگ کرافٹ آکشن میں لی گئی تھی جس کے Against پراونشل گورنمنٹ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ہائی کورٹ میں گیا، ہائی کورٹ نے ان کی Plea کو آنر کیا، اس کی سپریم کورٹ میں فلائنگ کرافٹ دوبارہ گئی اور ہائی کورٹ کے فیصلے پہ Stay لے لیا، 2016 سے اب تک کوئی تاریخ نہیں نکلی ہے، میں نے جب سے چارج سنبھالا، اس میں میں نے انکوائری بھی کنڈکٹ کی اور 25 تاریخ کو دوبارہ اس میں ایڈوکیٹ جنرل کو ریکوئسٹ کی گئی کہ آپ اس کو Pursue کریں۔ جناب سپیکر صاحب! ایکوزیشن ایکٹ کا یہ مطلب ہے کہ آپ انڈسٹری کے لئے جو زمین خریدیں گے، جو نیچر آف انڈسٹری ہے اس کا، اس پر صرف انڈسٹری آتی ہے، اگر یہ انڈسٹری کے لئے استعمال نہ ہوا تو جن لوگوں سے ایکوزیشن کر کے کم پیسوں پر، یک سالے پر یہ زمین لی گئی ہے تو اسی زمانے کے ریٹ میں ان کو واپس کیا جائے، یہ لاء ہے، میں اس میں یہ ضرور کہوں گا کہ 2016 سے اب تک آیا ہمارا کوئی میکنیزم نہیں ہے کہ اس کو Pursue کریں، اس چیز کو میں آپ کی چیئر سے وہ چاہوں گا کہ ایسے کیسز کو یہ Specific کیا جائے کہ یہ پورے خیبر پختونخوا کے اثاثے ہیں، ابھی دو مہینے پہلے اس میں میں نے لیٹر تمام ای ڈی اوز جو ہمارے ڈسٹرکٹ کے ای ڈی اوز ہیں کہ آپ وہ زمین نکالیں جو اس وقت Industrial

purpose کے لئے لی گئی تھی، ابھی وہ شہروں کے درمیان آکر کمرشل بن گئی، اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنالیں، اس میں جو Owner ہے، اس کو یہ Right ہے کہ وہ آکے اس کو Industrial purpose کیلئے استعمال کرے، اپنے پلاٹ بنا کے Industries پر بیچے لیکن اس میں کمرشل پلازے یہ چیزیں چلیں گی، پھر لاء اس کو Abstract کرے گا، تو اس میں ہم ان شاء اللہ سپریم کورٹ میں اس کو Pursue کرینگے لیکن جو Activities میں جارہی ہے وہ Illegal جاری ہے، چونکہ آنریبل سپریم کورٹ نے ان کو Stay دیا ہے تو جب تک ہمارا سپریم کورٹ والا Reply نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا، اس پر انہوں نے جواب تو دے دیا، دیکھیں سیکرٹریٹ کو یہ بالکل پتہ نہیں تھا کہ یہ Subjudice ہے یا نہیں، یہ تو آج آپ سے بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر صاحب! کل 27 تاریخ کو Last time پہ Fax ہوا ہے، انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ اور ان کا Reply ابھی تک نہیں آیا ہے، یہ جو Verbal مجھے پتہ ہے، ممبر صاحب کو مطمئن کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب منور خان: کیا یہ گرانٹ ہوئی ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: گرانٹ ہوئی ہے، بالکل گرانٹ ہوئی ہے، میرے بھائی! میرے ڈیپارٹمنٹ کا Reply نہیں آیا ہے لیکن آپ کی جو بات ہے تو وہ۔۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! یہ تو اس طرح ہے کہ آپ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! دیکھیں ڈسکس کیا جاسکتا ہے، Decision نہیں دے سکتے آپ، لیکن ڈسکس کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ جی، فضل شکور صاحب!

جناب فضل شکور خان: جناب سپیکر صاحب! اگر منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں تو میں Insist کروں گا کہ ایک اسپیشل کمیٹی بنائی جائے ہاؤس میں، اور وہ اس کیس کو آگے لے کر جائے گی یا کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو میں ریکوئسٹ کروں گا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ Subjudice ہے، اس پہ کمیٹی نہیں بن سکتی۔

جناب فضل شکور خان: سر! دو سال ہوگئے ہیں کہ تاریخ نہیں نکلی، یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اس میں اگر تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فضل شکور صاحب!

جناب فضل شکور خان: یہ مجھے ہاؤس میں حق حاصل ہے کہ میں سپریم کورٹ کے بارے میں بھی بات کر سکتا ہوں، سپریم کورٹ کے Decision کے بارے میں بات بھی کر سکتا ہوں، مجھے قانونی حق ہے، مجھے Constitution نے یہ حق دیا ہے، میں یہاں پہ اپنی فریاد ضرور کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کر سکتے ہیں۔

جناب فضل شکور خان: تو میری اس لئے یہ ریکوئسٹ ہے کہ آپ مجھے، ڈیپارٹمنٹ تو بتائے کہ دو سال ہو گئے ہیں؟ *+ + + + +کہ وہاں پر دو سال سے ایک اتنا بڑا ایشو ہے اور اس کی تاریخ نہیں نکل رہی. تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Law Minister, please.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ ایشو جو ہے، It is very important issue، اس کو اس طرح نہیں دیکھنا چاہیئے، یہ کوئی ایسا Minor issue نہیں، یہ بہت زیادہ اہم ایشو ہے اور چونکہ میرا تعلق بھی ضلع چارسدہ سے ہے اور آنریبل ممبرز بھی ضلع چارسدہ کے ہیں، اس کے علاوہ ویسے بھی اگر کوئی Public Importance کا ایشو ہو تو اس کو ہم یہاں سے ضرور Agitate کریں گے فلور آف دی ہاؤس پہ، سر! میں کیس کے Merit میں جائے بغیر، کیونکہ وہاں پر ہم Subjudice سے Clash کریں گے، کیس Merit میں نہیں جا رہا لیکن میں 'جنرلی' دو تین باتیں کہنا چاہوں گا، ایک تو یہ ہے، 'جنرلی' میں اس کیس کے بارے میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ جو ہے یہ میرے سامنے ہے، یہاں پہ اس میں جب کوئی Compulsory acquisition ہوتی ہے، کسی بھی کمپنی کے لئے یا اگر گورنمنٹ کرتی ہے تو اس میں یہ پھر ضروری ہے کہ جس Purpose کے لئے وہ لینڈ Acquire ہوتی ہے تو اس Purpose کے لئے پھر وہ استعمال ہوتی ہے سر! دوسری بات یہ ہے کہ کورٹ کے Decisions اس کے بارے میں موجود ہیں کہ اگر آپ نے آکشن پہ بھی کسی کمپنی کو Acquire کر لی ہے، You stepped into the shoes of that company، یہ نہیں ہے کہ آپ اس لاء کے نیچے پھر آپ نہیں آرہے

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ہیں، تو اگر آپ نے آکشن کے ذریعے کسی کمپنی کو Acquire کر لی ہے تو جو Original اس کا Purpose تھا، You stepped into the same shoes، یہ نہیں ہے کہ آپ اس Purpose سے باہر جا سکتے ہیں۔ تیسری اور آخری بات میں کرنا چاہ رہا ہوں، ہائی کورٹ نے بھی اس کے اوپر Decision دے دیا ہے، یہ سراسر زیادتی ہے چارسدہ کے لوگوں کے ساتھ اور وہاں کے جو لینڈ اونرز جنہوں نے یہ پراپرٹی اونے پونے داموں پہ اور Compulsory acquisition کے تھرو دی تھی، اب ایک Public purpose تھا اس وقت، آج ایک Individual اگر اس سے کوئی فائدہ لے رہا ہے، This is totally unacceptable, Sir، میں بھی اس کی شدید مخالفت کرتا ہوں۔ آخری بات یہ کہوں گا کہ چونکہ 2016 میں آخری آرڈر سپریم کورٹ سے ایشو ہوا ہے تو میں فلور آف دی ہاؤس سے، شکور خان کی بھی ذرا توجہ میں آپ کی وساطت سے چاہوں گا، سر! یہی From the floor of the House، کیونکہ لاء ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے، Advocate General is an attached department of the Law Department, I issue instructions from the floor of the House، یہاں پر لاء ڈیپارٹمنٹ کے جو بیٹھے ہیں، یہ ابھی Communicate کریں، ایڈوکیٹ جنرل کو Communicate کریں کہ سپریم کورٹ میں اس کیس کو Urgent basis پہ Take up کر لیا جائے تاکہ یہ 2016 سے یہ جو پینڈنگ ایک مسئلہ ہے، وہ فوراً اس کے اوپر کوئی Decision آجائے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> بالکل صحیح ہے اور سپریم کورٹ کے بارے میں فضل شکور صاحب کے جو الفاظ تھے، میں وہ Expunge کرتا ہوں۔

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر! اس میں میں گزارش کروں کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اب بات ختم ہو گئی، بس منور خان صاحب! بس بہت ہو گیا ہے، بس ختم کر دیں نا، یہ بات انہوں نے ایشورنس دے دی ہے نا، دیکھیں یہ کال اٹینشن تھا، اس میں اتنی لمبی چوڑی بحث نہیں ہوتی اور جواب آ گیا، انہوں نے کہہ دیا ہے، لاء منسٹر وہ کرتے ہیں، And the mover is satisfied; finish, you are not the mover, please.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی مجریہ 2019 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 6. Introduction of the Bill: The Minister for Revenue and Estates, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa,

Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House. Honourable Minister for Revenue and Estates, on behalf of------

Mr. Shakeel Ahmad (Minister for Revenue and Estate): Janab Speaker! I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition Act 1894, (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Excuse me.

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! پہلے تو مجھے یہ Objection ہے کہ یہ رول 78 کے مطابق نہیں ہے، No reason has been given in respect of the proposed amendment، دوسری جو ہے، میرا گراونڈ آپ ان کے ساتھ دیکھ لیں جو اور یجنل لاء لگایا گیا ہے یا شامل کیا گیا تو وہ غلط ہے، آپ اگر مجھے اجازت دیتے ہیں کہ آپ ممبر انچارج کو دے دیں، آپ پڑھ لیں تو یہ بالکل انہوں نے جو اوریجنل Provision of law لگائی ہے وہ بالکل That is contrary to the original، یہ غلط ہے اور اس کو واپس دینا چاہیئے اور اس کو صحیح طریقے سے پھر دوبارہ لے آئیں۔ میں پڑھ لیتا ہوں:

This is clause 46. "Whoever willfully obstructs any person in doing any of 'the acts authorized by section 4 or section 8, or willfully fills up, destroys, damages or displaces any trench or mark made under section 4, shall, on conviction before a Magistrate, be liable", it is very important, "be liable to imprisonment for any term not exceeding fifty rupees"

یہاں پر سال ہونے چاہئیں، یہاں پر مطلب ہے دو سال، تین سال، چار مہینے، یہاں پر انہوں نے Fines لگایا ہے جو کہ غلط ہے، یہ بالکل غلط ہے، اس کو دوبارہ یہ واپس لیکر یہ دوبارہ لے آئیں تاکہ ہم اس کی امنڈمنٹ کے لئے، ہم یہ امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں لیکن جب تک ہمیں اوریجنل لاء کا پتہ نہ ہو تو ہم کس طرح اس میں امنڈمنٹ لا سکتے ہیں؟ It should be withdrawn اور Proper طریقے سے پھر لے آئیں کیوں کہ اس میں بالکل غلطی Or both, (imprisonment) and fine تو اب یہ Imprisonment تو Fine میں نہیں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ابھی تو بل Introduce ہو گیا ہے، انہوں نے پیش کر دیا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> نہیں ہوا سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> موشن ہو گئی ہے۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! میں اگر ریکوئسٹ کر لوں، ہمارے آنریبل خوشدل خان صاحب نے اچھا پوائنٹ Raise کیا، بلکہ آج جب میں اسمبلی آرہا تھا تو میں نے بھی جب اس کو Read کیا تو I also felt کہ اس میں انہوں نے غلطی کی ہے، آج اس امنڈمنٹ کا مقصد کیا ہے؟ اس امنڈمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ جو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 میں سیکشن 46 ہے تو اس میں اگر کوئی بھی بندہ لینڈ ایکوزیشن کو Obstruct کرتا ہے تو اس کے اوپر Fines لگتا ہے تو جو اوریجنل کلاز ہے، اس میں 50 روپے ہے، سر! چونکہ یہ 1894 کا ہے تو اب انہوں نے 25 thousand جو ہے وہ کر لیا ہے، یہ بہت ضروری ہے۔ ابھی میں آتا ہوں خوشدل خان صاحب کے پوائنٹ پہ، سر! جب یہ 46 اگر آپ دیکھیں لیں۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! مجھے دو منٹ دیں گے، میں یہ مسئلہ ابھی کلیئر کر دیتا ہوں۔ اگر یہ 46 ہم دیکھیں، اوریجنل جو 46 ہے، اس میں ہے:

"Whoever willfully obstructs any person in doing any of 'the acts authorized by section 4 or section 8, or willfully fills up, destroys, damages or displaces any trench or mark made under section 4, shall, on conviction before a Magistrate, be liable to imprisonment for any term not exceeding one month"

اب یہ والا حصہ ہے، تو یہ اوریجنل میں One month ہے، انہوں نے غلطی یہاں پر یہ کی ہے کہ جو انہوں نے ایکٹ لگایا ہوا ہے، اس میں One month کا ذکر نہیں ہے، سر! اس کا حل میں آپ کو بتاتا ہوں، Sir, Speaker have powers under rule 108، میں پڑھ دیتا ہوں، "Correction of patent errors" یہ Patent error ہے، یہ کوئی اتنا بڑا Error نہیں، "When a Bill has been passed by the Assembly"، جب یہ آج پاس ہو جائے، "The Speaker shall have the power"، جب پاس ہو جائے، میں وہی کہہ رہا ہوں، "The Speaker shall have power to correct patent errors and make such other changes in the Bill as are consequential on the amendments which are accepted by the Assembly"، تو سر! بجائے اس کے کہ ہم لمبے پراسیس میں جائیں، صرف یہ Patent error کی وجہ سے ہم بل کو واپس کر لیں اور پھر لائیں تو I would request کہ

آپ کے پاس 108 کے تحت یہ پاورز موجود ہیں اور اسی سیچویشن کیلئے یہ چیزیں ڈالی گئی ہیں، تو جب یہ پاس ہو جائے تو ہم پھر آپ سے ریکوئسٹ کریں گے، اس میں Patent error اور امنڈمنٹ میں Patent error نہیں ہے، یہ بھی کلیئر ہونا چاہیئے، یہ تو انہوں نے Attached کیا ہے اوریجنل بل اور یجنل ایکٹ کو اس میں ان سے ایک لفظ کی غلطی ہوئی ہے تو وہ اوریجنل ایکٹ تو اس سے کوئی متاثر نہیں ہو رہا، امنڈمنٹ میں تو اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! اس میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا، یہ آج Introduction stage ہے، آپ اس میں اس کو امنڈمنٹ کے ذریعے بھی ٹھیک کر سکتے ہیں، ابھی تو ٹائم ہے ہمارے پاس، بجائے اس کے کہ ہم اس کو واپس کریں، اس کو ہم ٹھیک کر لیں گے، یہ ٹھیک کیا جا سکتا ہے، So the Bill is introduced، آپ امنڈمنٹ لے آئیں، اسی کلاز پر، اسی کے اوپر لے آئیں امنڈمنٹ۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> Sir, excuse me، یہ جو انہوں نے پیش کیا ہے وہ غلط ہے، آپ نہیں کر سکتے، اس کو Withdraw کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ لے آئیں نا، اس کو ٹھیک کر لیں گے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر! یہ انہوں نے اوریجنل کو غلط پیش کیا ہے، آپ اس کو نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، بل تو ٹھیک ہے، Department should provide us the abstract، ٹھیک ہے Tomorrow وہ دیکھ لیتے ہیں، ابھی Introduce ہو گیا ہے، آگے اس میں کر لیں، آپ اپنی امنڈمنٹ لے آئیں۔ آئٹم نمبر 7، Consideration Stage، یہ ایک Minor سی ان سے ہو گئی ہے Mistake، تو ٹھیک ہو جائے گی، اس میں کوئی، ہم تو کاما بھی تبدیل کرتے رہتے ہیں اور فل سٹاپ بھی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! یہ ہو نہیں سکتا، اس بل کو آپ Withdraw کروائیں اور اس کو صحیح کر کے پیش کریں اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! یہ قانون ساز ادارہ ہے، خوشدل خان صاحب! میری عرض سن لیں، یہ قانون ساز ادارہ ہے، آپ سارے آنریبل ایم پی ایز ہیں، یہ بل اب پراپرٹی ہے، آپ اس کو دیکھیں، جہاں بھی Mistake ہے امنڈمنٹ لے آئیں، ہم اس کو Rectify کر لیں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں سر! اگر یہ بل میرا ہوتا اور مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن جب Introduce ہو جاتا، دیکھیں، اب بات یہ ہے کہ آپ کے پاس یہ کاپی آئی ہوئی ہے، آپ اس کو Introduce کرنے سے پہلے اگر کھڑے ہو کر یہ بات کر لیتے تو پھر ہم سٹاپ کر لیتے، But اب Introduce آنریبل منسٹر کر چکے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہو گیا ہے نا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ ہاؤس سے پوچھیں گے، ہاؤس سے آپ نے پوچھا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! آپ ایک ماہر قانون دان ہیں اور اس سٹیج پر نہیں پوچھا جاتا، سپیکر Just اس کو Introduce کر دیتا ہے، اگلی سٹیجز آئیں گی، جب آپ کا ووٹ بھی ہو گا، آپ کی امنڈمنٹس بھی ہوں گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: خوشدل خان! بند مائیک پر بات کرتے ہیں، دیکھیں بات یہ ہے کہ جو بل ہے نا، وہ صحیح ہے، Abstracts کے اندر غلطی ہوئی ہے، وہ ہم ٹھیک کریں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بل میں کوئی غلطی نہیں ہے، Abstract میں غلطی ہے، اس کو ہم ٹھیک کریں گے، آپ بھی امنڈمنٹس لے آئیں، اس کو ہم ٹھیک کریں گے۔

## ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Inyatullah Khan, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that proposed sub-section (14), as referred to in clause 2 of the Bill, for the word "member present" the word "total membership" may be substituted.

اور جو Proposed amendment ہے، اس کے اندر لکھا گیا ہے کہ The decision of board or any of its committee, as the case may be, shall be expressed by majority vote with a quorum of at least one third of its members present، یعنی ایک تو آپ بورڈ کی سب کمیٹی بنا رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب! مجھے سنیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی وہ چیز دیکھ رہا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو آپ بورڈ کی سب کمیٹی بنا رہے ہیں، یعنی بورڈ سے اختیار لیکر ایک سب کمیٹی بنا رہے ہیں اور اس سب کمیٹی کے اندر بھی آپ ٹوٹل کی بجائے کورم کے اوپر Decision رکھ رہے ہیں تو This is unfair اور میرے خیال میں یہ میرٹ کے مطابق نہیں ہے، اس لئے میں Expect کرتا ہوں کہ حکومت اس امنڈمنٹ کو Accept کرے گی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ امنڈمنٹ کی جو کلاز ٹو موو ہوئی ہے، Proposed sub section 14 جو ہے، اس میں اصل جو حکومت کا View point ہے، وہ یہی ہے

کہ کام کو چلانے کے لئے چونکہ پھر ہر وقت ٹوٹل ممبر شپ کے اوپر Depend کرنا پڑے گا، اچھا Principle ہے، برا Principle نہیں کہ ٹوٹل ممبر شپ یہ ہونی چاہیئے لیکن اس وقت یہی کہیں گے کہ Members present کے اوپر ہی ہم زور دیں گے تاکہ یہ نہ ہو کہ جوپنڈنگ بزنس ہو یا پینڈنگ کام ہو، وہ پھر اس وجہ سے لیٹ ہوتا رہے کہ وہ ٹوٹل ممبر شپ کے لئے مشکل ہو گا، Member present والا جو ہے وہ ذرا آسان ہو گا، تو ممبر ز تو آئیں گے، یہ نہیں ہو گا کہ کسی کا کوئی Interest نہیں ہو گا، وہ ضرور آئیں گے لیکن اس کے اوپر قدغن اس وقت ہم نہیں لگا سکتے، آگے انہوں نے زبردست امنڈمنٹس دی ہیں، اس پر ان شاء اللہ اور بات کریں گے لیکن اس کے اوپر میں ریکوئسٹ کروں گا کہ اس کو زیادہ Force وہ نہ کریں۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: لگتا ہے کہ سلطان خان خود اس سے Agree کرتے ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ان کو جو کاغذ ملا ہے، اس کاغذ کے اندر لکھا ہے کہ اس امنڈمنٹ پر آپ نے حکومت کا Point of view جو ہے، اسی پر زور دینا ہے، یہ حکومت کا نہیں ڈیپارٹمنٹ کا ہے، سچی بات یہ ہے، نہ یہ اسمبلی کا ہے، نہ کیبنٹ کا ہے، کیبنٹ سے پاس ہو چکا ہے، یہ چیز اس کی نظر سے نہیں گزری ہے، Member present اور ٹوٹل ممبر شپ میں بڑا Difference ہے، یعنی آپ ایک سب کمیٹی بنا رہے ہیں، ایک تو میں اس پر بھی امنڈمنٹ لانا چاہ رہا تھا لیکن میں نے کہا کہ ٹھیک ہے سب کمیٹی بنے اور سب کمیٹی کام آسان بنائے لیکن آپ ایک بورڈ کی پاورز کو Delegate کر رہے ہیں سب کمیٹی کو اور پھر سب کمیٹی کے اندر بھی آپ ٹوٹل کے بجائے Member present پر دے رہے ہیں، It`s unfair، یہ میرٹ کے اوپر نہیں ہے، ہاں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Accept کریں۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے جواب دے دیا کہ نہیں، آپ Withdraw کرتے ہیں اس کو؟

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! یہ ایک بات میں کلیئر کر لوں، اس طرح نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ گورنمنٹ کا ہی ہے اور Collective responsibility ہے، یہ کیبنٹ کے پاس آیا اور میں Assure کرتا ہوں، عنایت صاحب تو Last کیبنٹ میں موجود تھے، اب مجھے پتہ نہیں ہے کہ وہ دیکھتے تھے، ضرور دیکھتے ہوں گے کیونکہ وہ تو بہت زیادہ قابل ترین ہیں لیکن ہم دیکھتے بھی ہیں، ہر ایک چیز کو، یہ کیبنٹ سے پاس ہو کر اسمبلی میں آیا ہے تو اس کے اوپر، کیونکہ یہ کورم کا مسئلہ ہے، اس میں اور

کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ کورم کا مسئلہ ہے تو ہم کہہ رہے ہیں، One by third جو ہے، اگر عنایت صاحب سن لیں تھوڑا، یہ صرف کورم کا مسئلہ ہے، ہم کہہ رہے ہیں کہ One third جو Of the Members present اور وہ کہہ رہے ہیں کہ One third of the total membership تو اس میں اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! اس پر شارٹ بات کریں کیونکہ اصل ایجنڈا آپ کا رہ جائے گا۔

جناب عنایت اللہ: میں شارٹ یہ بتا رہا ہوں کہ -----

Mr. Speaker: They are not accepting it.

جناب عنایت اللہ: میں شارٹ یہ کہہ رہا ہوں کہ -----

جناب سپیکر: They are not accepting، آپ اپنا Decision دے دیں۔

جناب عنایت اللہ: میں شارٹ یہ کہہ رہا ہوں کہ جو کمیٹی کے ٹوٹل ممبران ہیں، اس کی میجارٹی پر Decision ہو، ٹوٹل ممبران کی میجارٹی پر ہو، Present کی میجارٹی پر نہ ہو-----

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ اس بحث کا کیا فائدہ کہ جب Government is not supporting؟

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے جی، کوئی مسئلہ نہیں ہے، Put it to vote، کوئی مسئلہ نہیں ہے-----

جناب سپیکر: تو بس Withdraw کر لیا آپ نے۔

جناب عنایت اللہ: نہ جی، Put it to vote۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

کاؤنٹ کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے، جی کاؤنٹ کروائیں۔

(Counting was carried)

Mr. Speaker: The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original clause 2 stands part of the Bill. First amendment in clause 3 of the Bill: Mr. Inayatullah

Khan, MPA, to please move his amendment in the proposed sub-section (1) of clause 3 of the Bill.

<u>Mr. Inyatullah:</u> Sir, I beg to move that the proposed sub section (1) of Section 7A, as referred to in Clause 3, after the words "Basis," the words "in a transparent manner" may be inserted.

یہ جو اتھارٹی کی سیکشن 7A کے اندر The authority may appoint such officers,
officials and employees on regular and contract basis، اس کے بعد میں نے
یہ لفظ Add کیا ہے، 'in a transparent manner' as it considers necessary for
the efficient performance of its function on such terms and
conditions as may be prescribed by regulations تو مجھے امید ہے اس پر سلطان
خان صاحب اختلاف نہیں کریں گے، یہ تو Transparent manner کا ایک چھوٹا سا لفظ میں نے
Add کیا ہے، He understands that what does transparent manners
means.

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, please.

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> سر! چونکہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ
Transparency پر Believe کرتی ہے اور سب سے زیادہ ہم اس کے داعی ہیں، Transparency
کے تو انہوں نے یہ جو Words add کرنے کی وہ کر رہے ہیں، امنڈمنٹ تو We will fully
support it کہ یہ آجائے اس میں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favor of it may say 'Yes'.

<u>Voices:</u> Yes.

بڑی کم 'یس' آئی ہے تو یہ Unanimously ہو جائے گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it, amendment stands part of the Bill. Second amendment in clause 3 of the Bill:. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move.

<u>Mr. Inayatullah</u>: Sir, I beg to move that for the proposed sub-section (2) of section 7 A, as referred to in clause 3, the following may be substituted, namely: "2. The authority may appoint advisors, experts and consultants having relevant qualification and

experience through a competitive process on such terms and conditions as the authority may specify from time to time'

یہ اگر آپ اوریجنل پر جائیں تو اوریجنل میں لکھا گیا ہے کہ "The authority may appoint advisors, experts and consultants on such terms and conditions as the authority may specify from time to time"، یہ ایک لحاظ سے Open handed ان کو اختیار ہے کہ جس کو اپوائنٹ کرے، جس طریقے سے اپوائنٹ کرے، ہاؤس کی Relevant qualification ہو، نہ ہو، کوئی Transparent process اس کا چلے، نہ چلے، تو اس لئے میں نے اس کو قواعد و ضوابط کا پابند بنانے کی ریکوئسٹ کی ہے کہ اس کو Transparent manners سے کریں۔ اور دوسرا یہ کہ اگر کسی ایڈوائزر کو آپ لیتے ہیں تو اس کا اس Relevant field کے اندر Experience اور Qualification ہو۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق</u>: سر! اگر یہ امنڈمنٹ اس شرط پر مان لی جائے کہ یہ آخری والا وہ Drop، خوشدل خان صاحب اور عنایت صاحب نے وہ دی ہے، اگر وہ Drop کر دیں تو ٹھیک ہے، ہم کر دیتے ہیں۔ چلیں سر! ہم ان کی اتنی Respect کرتے ہیں کہ وہ ہماری بات نہیں بھی مان رہے ہیں لیکن چلیں سر! یہ وہ امنڈمنٹ مان لیتے ہیں، Accept کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Third amendment in clause 3 of the Bill: Mr. Inyatullah Khan and Mr. Khushdil Khan, MPAs, to please move their joint amendment in the proposed sub-section (3) of the clause 3 of the Bill.

<u>Mr. Inyatullah</u>: Sir, I beg to move that the proposed sub-section (3) of sub-section 7A, as referred to in clause 3, may be deleted.

یہ جو سیکشن تھری کی سب سکشن تھری میں جو The authority may require assistance of any person in such manner and in such terms and conditions as it may deem fit for carrying out its function under this Act، جو آپ کا ون اور

ٹو ہے، اس کے اندر تو آپ کو اختیار مل گیا، آپ کسی تیسرے بندے کو Hire کرنے کی، کسی تیسرے آدمی کی سروسز کو Acquire کرنے کی کیوں اجازت مانگ رہے ہیں؟ یعنی اس پر تھوڑا شک ہو جاتا ہے نا کہ آپ کو دو پہلے والے، ایک دو کے اندر اختیار مل جاتا ہے اور I hope you agree with it، اگر آپ اس کے الفاظ کو دیکھیں گے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا مقصد جو ہے، ایک اور دو سے پورا ہو جاتا ہے، تھرڈ کی آپ کو ضرورت نہیں ہے، اس لئے اس کو Delate کریں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب!

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you Sir, I beg to move that the proposed sub-section (3) of section 7A, as referred to in clause 3, may be deleted. For the reason Sir,

جس طرح میرے بھائی نے فرمایا، اگر اوریجنل کے اوپر ہم آجاتے ہیں تو The authority may require the assistance of any person in such manner and in such terms and conditions as it may be fit for carrying of its functions under this Act، سر! اگر آپ دیکھ لیں، یہاں انہوں نے لکھا ہے، Assistance of any person، اب اس ایکٹ میں، اوریجنل ایکٹ میں Person کو Define نہیں کیا اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ کلیئر بھی نہیں ہے اور اس کی ضرورت اس لئے بھی نہیں ہے، یہ Unnecessary ہے کہ جب سب سکشن ون میں آپ کو اختیار مل گیا کہ آپ آفیسر بھی لے سکتے ہیں، آفیشل بھی لے سکتے ہیں، ایمپلائز بھی لے سکتے ہیں، کنٹریکٹ پر بھی لے سکتے ہیں، ریگولر بھی لے سکتے ہیں، پھر آپ کو دوسری سب کلاز میں پھر اختیار دیا جارہا ہے اتھارٹی کو The Authority was empowered by the sub-clause 2 that the Authority may appoint its advisors, experts in such manners، تو اس کے علاوہ اور کن کو لینا ہے، Person میں تو یہ Undefined ہے، یہ Undefined person سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ تو لہذا In the interest of the legislation, it should be deleted، اور یہ مطلب اچھا ہو گا، قانون سازی میں ٹھیک نہیں ہو گا، اگر یہ رہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: Sir, obviously لیکن اس میں تھوڑا بہت میں، میرے دو آنریبل ممبرز نے امنڈمنٹس Move کی ہیں تو I would slightly disagree with them

اور تھوڑا میں Explain کرنے کی آپ کی وساطت سے ہاؤس کو بھی اور جو آنریبل ممبرز ہیں، ان کو سر، یہ جو A 7 میں ون اور ٹو ہے سر، یہ اپوائنٹمنٹس ہیں، Basically آپ کسی بندے کو جس طرح خوشدل خان صاحب نے کہا کہ اس میں آپ اپوائنٹ کر سکتے ہیں، Regular basis پر بھی، Contract basis پر بھی اور پھر دوسرے ٹو میں ہے کہ ایڈوائزر کو بھی اپوائنٹ کر سکتے ہیں، دوسرے ایکسپرٹس کو بھی اور کنسلٹنٹس کو بھی، سر! یہ اپوائنٹمنٹس ہیں کہ آپ کسی Temporary یا Permanent basis پر اپوائنٹ کر کے ان سے کوئی خاص مقصد آپ حاصل کر سکیں۔ اس ایکٹ کے نیچے جو کام کرنے والے ہیں، اس کے حوالے سے یہ تیسری والی جو ہے، اس کی تھوڑی سی نیچر الگ ہے، اس میں اگر یہ Words آپ دیکھ لیں، The Authority جو ہے، یہ Mandatory لفظ آ جاتا ہے، Acquire the assistance، یعنی جس طرح عدالتوں میں جب سمن ہوتے ہیں یا جس طرح ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ Acquire کرتے ہیں کہ آپ ڈاکومنٹس پیش کریں، Acquire کرتے ہیں کسی آفیسر کو کہ آپ پیش ہو جائیں ہمارے سامنے، فلاں کام کریں یا یہ کام کریں تاکہ ایکٹ کے جو مقاصد ہیں وہ پورے ہو سکیں۔ سر! یہ تیسری والی یہ اپوائنٹمنٹس نہیں ہیں، اس کے نیچے ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ جو اتھارٹی ہے کہ وہ Mandatory طور پہ اگر ان کو ضرورت ہے تو وہ Acquire کر سکتے ہیں کسی بھی بندے کو کہ آپ ہمارے ساتھ ان چیزوں میں آئیں اور آپ یہ چیز پیش کریں یا اس چیز پہ آپ ہمارے ساتھ مدد کریں، میری ریکوئسٹ یہی ہے کہ یہ ضروری ہے، یہ پاور ان کو دینا، یہ پاور نہیں ہو گی تو یہ کسی کو بلا نہیں پائیں گے، کسی سے کوئی کام نہیں کروا سکیں گے، سر! یہ ضروری ہے کہ اس ایکٹ میں یہ شامل کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریکوئسٹ کریں پھر ان کو۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> میں ریکوئسٹ کرتا ہوں سر، اگر وہ Withdraw کر دیں Kindly۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، خوشدل خان صاحب!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر! یہ لاء منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے، یہ اچھی قانون سازی کی روح کے مترادف نہیں ہے، جناب سپیکر! اس کی ضرورت آئے گی اور کیا مطلب ہے؟ یہ کوئی اگر یہ کہتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے جو مثالیں دی ہیں، وہ مثالیں، Examples بھی Irrelevant ہیں، ان کے ساتھ مطلب

ہے کسی کمیٹی کا، یہ تو ایک ایکٹ ہے، اس ایکٹ کے مطابق ڈیپارٹمنٹ کام کرتا رہے گا لیکن یہ میرے خیال میں اچھی قانون سازی میں یہ شمار نہیں ہوتا ہے، Person کو Defind کرنا ہے، یہ Dubious ہے، اس کی مرضی ہے، جس کو لینا چاہتے ہیں، جس کو نہیں لینا، تو یہ اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے کے بہت سے مواقع آسکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو ووٹ کیلئے Put کروں یا Withdraw ہے؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> Yes Sir! ووٹ ہم کریں گے، اگر وہاں پر یہ مطلب نہیں لیتے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. Inayatullah Sahib!

<u>جناب عنایت اللہ:</u> خوشدل صاحب Legal expert ہے، میں اس پہ ذاتی طور پہ کوئی رائے نہیں دوں گا، وہ اگر سمجھتے ہیں کہ یہ Duplication ہے تو میں پھر Agree کرتا ہوں، Otherwise the Law Minister should convince Khushdil Sahib.

<u>جناب سپیکر:</u> ووٹ کے لئے Put کر دیں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! میں ایک مرتبہ پھر، میں نے مثال بھی دی تھی کہ وہ صرف سمجھانے کے لئے ہاؤس کے ممبر خوشدل خان صاحب تو وکیل ہیں ماشاء اللہ اور وہ تو بہتر سمجھتے ہیں لیکن میں نے صرف مثال اس وجہ سے دی تھی کہ کبھی کبھار آپ کو ضرورت پڑ جاتی ہے کہ آپ Equire کریں کہ آپ آئیں، ہمیں Assist کریں، تو یہ ضروری ہے اور Persons تو Any person کہا گیا ہے تو وہ بھی اس میں کوئی ابہام تو نہیں ہے سر، وہ بڑے آنریبل ہیں، میرے خیال میں عنایت اللہ صاحب Convinced ہیں لیکن اگر خوشدل خان صاحب بھی ریکوئسٹ مان لیں، Withdraw کر لیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب، میرے خیال میں مان لیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر! لاء منسٹر صاحب ہمارے لئے محترم ہیں اور ہم ایسی امنڈمنٹ نہیں لاتے ہیں کہ آپ کے بزنس کو ہم Affect کریں یا آپ کے لاء کو تاخیر دیتے ہیں، ہم یہاں جو بیٹھے ہیں، اس قوم کے، اس ملک کے، اس صوبے کے مفاد میں بیٹھے ہیں اور آپ جتنی بھی قانون سازی کرتے ہیں، We will support you لیکن اب اس قانون سازی میں ہم آپ کو سپورٹ کریں گے جو Constitution کے مطابق ہو، جو Constitution کے مطابق ہو، اس کے Contrary تو ہم اس کو کبھی بھی سپورٹ نہیں کریں گے، ہم ووٹ کریں گے کیوں کہ اس سے پہلے بھی آپ نے بہت سے قوانین

لائے ہیں لیکن پھر آپ نے خود ان کو Repeal کرنے کے لئے بھی قانون لائے ہیں، ایسا ہے، ہم جب یہاں بیٹھے ہیں، جب ہم آئے ہیں تو ہم پڑھ کر آئے ہیں، ہم دیکھتے ہیں رات کو کہ بھئی کہاں پر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 3 stands part of the Bill. Clause 4 to 6 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 4 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 4 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 6 stand part of the Bill, preamble and long title also stand part of the Bill.

## ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Item No. 8, the Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ڈاکٹر سمیرا صاحبہ کی ریزولیوشن لے لیتے ہیں جو جوائنٹ ریزولیوشن اب بن گئی ہے، سب کا وہ نام پڑھ لیں گی۔ جی، ڈاکٹر سمیرا صاحبہ، ایم پی اے، پھر بحث کی طرف آتے ہیں، وہ سسپنشن کے لئے کریں۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms. Sumaira Shams: Tkanks. Janab Speaker! rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution on this august form.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and to allow the Member to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Please, sumaira.

## قرار دادیں

Ms. Sumaira Shams: Janab Speaker Sahib, It`s a unanimous resolution and signed by Senior Minister, Atif Khan Sahib, Advisor Ziaullah Bangash Sahib, Leader of Opposition Akram Khan Duranni Sahib, Inayatullah Khan Sahib, Nighat Orakzai Sahiba, Babar Saleem Sahib.

اور دیگر محترم ممبران نے بھی سائن کئے ہیں، میری ریزولیوشن Civic Education کے بارے میں ہے۔

"Is the young generation/ students are unaware of our Political and Democratic system, rights, responsibilities and role of a citizen in Pakistan.

Therefore, this Assembly recommends the Provincial Government to include Civic Education in the Curriculum of Secondary Schools or to add co-curricular activities in Secondary Schools to seek knowledge about Political & Democratic process for strengthening democratic society in the country".

Mr. Speaker: The question…..

Ms. Sumaira Shams: Speaker Sahib! I would a little explain the topic.

کل بھی کچھ کنفیوژن ہوئی تھی تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی Explain کریں۔

Ms. Sumaira Shams: Civic Education is basically the study of rights and duties of citizens and that how government works. Basically when we implement this kind of education in schools and to teach the students how to be a responsible citizen and in the meantime can develop patriotism in their hearts.

کچھ Countries کے بارے میں میں Mention کرنا چاہوں گی جس میں Already implement ہو چکی ہے اور انگلینڈ میں یہ 2001 میں ہوئی تھی، آئرلینڈ میں بھی یہ 1990 میں ہو چکی ہے، فرانس میں In response to the terror attacks in France جنوری 7 کو جب 2015 میں ہوا تھا تو فرانس نے اناؤنس کیا تھا کہ ہم Citizenship پہ ایجوکیشن دیں گے۔ Likewise سپین میں بھی یہ ہو چکی ہے، ہالینڈ میں بھی ہو چکی ہے، فن لینڈ میں بھی ہو چکی ہے، ناروے میں بھی ہو چکی ہے، انڈونیشیا، چائنا میں بھی ہو چکی ہے اور انہوں نے Civic education کو Adopt کر لیا ہے۔ تو میری ہاؤس سے ریکوئسٹ ہو گی کہ ریزولیوشن کو Adopt کیا جائے اور Civic education کو KP میں بھی Implement کرنے کے لئے کہا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بہت لمبی چوڑی قرارداد ہے، چلو Rule relax ہے،

Sahibzada Sanaullah Sahib to move his resolution.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں اس فلور سے شہریار آفریدی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پنجاب میں جو واقعہ ہوا ہے دیر کے پختونوں کے ساتھ، مزدور محنت کشوں کے ساتھ، کل انہوں نے ہمیں ٹائم بھی دیا تھا اور پوری دادرسی بھی کی ہے لیکن یہ قرارداد انتہائی ضروری ہے۔

پنجاب حکومت نے 2015 میں Punjab Temporary Residential Act پاس کیا جس کے تحت پنجاب میں تمام غیر پنجابیوں کرائے دار اور مالک مکان کے درمیان معاہدہ تھانوں میں درج

کیا جائے گا جو کہ دہشت گردی کی روک تھام کے لئے ایک اہم اقدام ہے لیکن یہی قانون پنجاب میں صرف پختونوں کے خلاف ایک غلط تشریح کر کے پختونوں کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور وہ مزدور ایک دن ایک ٹھیکیدار کے ساتھ اور دوسرے دن دوسرے ٹھیکیدار کے ساتھ کام کرتے ہیں، ہر بار تھانوں میں رجسٹریشن کے لئے مجبور کیا جاتا ہے جبکہ وہ جس جگہ رہتے ہیں، وہ جگہ ٹھیکیدار کی طرف سے کرائے پر حاصل کی جاتی ہے اور تمام قانونی تقاضے ٹھیکیدار پورا کرتا ہے لیکن دیگر پاکستانیوں کو جن میں سندھی، بلوچی اور کشمیری وغیرہ شامل ہیں، اسی قانون کے تحت کبھی گرفتار نہیں کیا گیا اور پختونوں کے ساتھ یہ ظلم روا رکھنا پختون تعصب کو فروغ دینے کے مترادف ہے جس سے پاکستان دشمن عناصر کے ایجنڈے کو تقویت ملتی ہے، ایسے اقدامات نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے بلکہ آئین پاکستان کے آرٹیکل پندرہ کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے۔ حال ہی میں چکوال میں علاقہ دیر کے مزدوروں کو گرفتار کیا گیا اور ان سے رجسٹریشن کے عوض رشوت بھی وصول کی گئی، نیز ان کو بجائے رجسٹر کرنے کے پرچہ بھی دیا گیا جو سراسر ناانصافی اور غریب محنت کشوں کو رزق حلال سے محروم کرنے کے مترادف ہے، نیز ایسے اقدامات سے قانون نافذ کرنے والوں کی طرف سے صوبائی تعصب کے زمرے میں آتا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پنجاب میں قانون کی غلط تشریح اور غریب پختون مزدوروں کو تنگ کرنے کا نوٹس لیا جائے اور ضرورت پڑنے پر مذکورہ قانون میں ترمیم کی جائے، نیز صوبائی حکومت ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دے جو حکومت پنجاب کے ساتھ رابطہ کرے اور ایسے ظالمانہ اقدامات کی روک تھام کیلئے قانونی تقاضوں کے مطابق عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

جناب سپیکر صاحب! اس پر اکرم خان درانی صاحب، شفیع اللہ خان صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، سردار خان صاحب، ہمایون خان صاحب، اعظم خان صاحب کے دستخط ہیں، تمام پارٹیوں کے، لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق</u>: سر! یہ جو ایشو Raise ہوا ہے، ریزولیوشن کے ذریعے تو بالکل اگر کہیں پر قانون کی غلط تشریح ہو رہی ہے اور اگر کسی خاص قومیت کے خلاف یا کسی خاص صوبے کے ڈومیسائل رکھنے والے لوگوں کے خلاف اس کی غلط تشریح ہو رہی ہے، اس کی وجہ سے ان کو اگر پہلے

ہراساں کیا جا تا رہا ہے تو بالکل ہم حکومت کا Obviously اس کے اوپر Stance یہی ہو گا کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، ہم یہی ریکوئسٹ کریں گے کہ اس کے اوپر ہمارے پی ٹی آئی ممبرز کے بھی دستخط موجود ہیں، میری بھی فلور آف دی ہاؤس سے فیڈرل گورنمنٹ سے اور پنجاب پراونشل گورنمنٹ سے بھی یہی ریکوئسٹ ہو گی کہ اس ایشو کو دیکھ لیا جائے، اس کو Investigate کیا جائے اور جو پختونوں کے خلاف یا ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے کسی بھی فرد کے خلاف اس قانون کی غلط تشریح ہو رہی ہے، ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے تو وہ اس کی تصحیح کریں، اس کو ٹھیک کریں اور یہ بھی فلور آف دی ہاؤس پہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی Individual cases ہیں، کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو وہ ضرور آئیں، مجھے وہ کیسز دیں، حکومت اس کو Follow up بھی اور ریزولیوشن بھی آ جائے گی اور حکومت اس کو Follow up کرے گی اور اس کو پورا پورا Follow up ہم کریں گے جی، تھینک یو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Business outstanding at the end of previous sitting, discussion on issue of delay in the announcement of National Finance Commission, NFC Award, non payment of net hydel profit and its ancillary matters.

آپ سٹارٹ کریں گے ؟

## قومی مالیاتی کمیشن کے اعلان میں تاخیر، بجلی کے خالص منافع کی عدم ادائیگی اور دیگر امور

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آپ نے جو فرمایا ہے، یہ ہمارے پاس نہیں ہے، آپ نے جو فرمایا تو یہ ہمارے پاس نہیں ہے-----

جناب سپیکر: میں نے کل اعلان کیا تھا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! ٹھیک ہے لیکن اگر آپ سیکرٹریٹ کو یہ ڈائریکشن دے دیں کہ جو آئٹم مطلب Windup ہو جائے تو اس کو چھوڑ دیں لیکن جو آئٹم رہ جائے تو اس کو لانا چاہیئے۔ جس طرح آپ نے فرمایا تو یہ تھا کہ اگر فرض کیا آج ایک ممبر صاحب نہ ہو اور اگر وہ آ جائے تو ان کو پتہ ہو کہ ہمیں کیا کرنا

چاہیئے؟ کیونکہ باقی ماندہ سے کوئی پتہ نہیں چلتا ہے کہ کون سے آئٹم کو ہمیں ڈسکس کرنا چاہیئے، تو میں یہی کہنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: اصل میں ایجنڈا تو پہلے سے Approved ہوتا ہے اور وہ Circulate بھی ہو جاتا ہے، ایجنڈا بروقت Circulate ہو رہا ہے اور جو بزنس رہ جاتا ہے وہ ہاؤس میں اناؤنس کر دیا جاتا ہے کہ یہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! نہیں، آپ یہ دیکھیں، گزشتہ اجلاس کی باقیماندہ کارروائی اب آگے یہ چیز نہیں لکھی ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کا کوئی اور، جس طرح آپ نے فرمایا تو یہ لکھنا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نوٹ کر لیں، یہ ٹھیک کہتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جس طرح آپ کے پاس ہے تو یہ ہمارے پاس بھی ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی بات درست ہے، Accepted۔ جناب خوشدل خان! ڈیبیٹ کے لئے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج کا جو سبجیکٹ ہے، جو ایشو ہے، That is very important کیونکہ یہ ہمارا قومی ایشو بھی ہے، صوبائی ایشو بھی ہے اور یہ قانون ہے، اگر آپ آرٹیکل 160 کو ملاحظہ فرمائیں تو اس کی Special provisions ہیں، نیشنل فنانس کمیشن کہ اس کو کس طرح بنایا جائے اور اس کا کیا کام ہے؟ تو ابھی جو این ایف سی ایوارڈ ہے، ابھی تک نہیں ہوا ہے سر، اب ایک ہی مطلب ہے کہ گزشتہ حکومت میں جو پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، اس میں وہی ایک ایوارڈ ہوا تھا، اس کے بعد کوئی این ایف سی ایوارڈ نہیں ہوا ہے اور اس تاخیر کی وجہ سے صوبوں کو بہت نقصانات ہو رہے ہیں، ٹائم پر، بروقت وہ فنڈز نہیں مل رہے ہیں جس کی ہمیں ضرورت ہے یا ہمارا حصہ بنتا ہے، اگر یہ تاخیری حربے ہوں تو ہمارا صوبہ Already مقروض ہے، ہمارے فنڈز نہیں ہیں، رقوم نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہم منصوبے جاری نہیں رکھ سکتے، نہ نئے منصوبے شروع کر سکتے ہیں۔ چونکہ اب شکر ہے کہ وفاق میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور یہاں پر بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، میری یہ ہاؤس کے ذریعے میں یہ ریکوئسٹ کروں گا کہ جلد از جلد این ایف سی ایوارڈ کو آپ Convene کریں، اس کی میٹنگ اور اس کا ایوارڈ دے دیں اپنے صوبوں کو، کیونکہ اب تو ہمارے صوبے پر ایک اور بھی، ہمارے ساتھ مطلب قبائلی اضلاع شامل ہو گئے، اب ان کے لئے بھی فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے، ہم اخبارات میں دیکھتے ہیں، ہر روز ہماری حکومت اعلانات بھی کرتی ہے کہ اتنا فنڈ مختص

کر دیا گیا، خیبر ایریا کے لئے، نیو اضلاع کے لئے لیکن آخر جب ہمیں اپنا حصہ نہیں دے رہے ہیں تو وہ ایوارڈ ابھی تک نہیں ہوا ہے، کس طرح ہم ان کے اخراجات برداشت کریں گے کیوں کہ ابھی آپ دیکھیں، ہمارے Constitution کے آرٹیکل 106 کہ حکومت Within one year of the general elections قبائل میں الیکشن کرائے گی، تو اب ہمارے جنرل الیکشنز وہ 25 جولائی 2018 کو ہوئے تھے، ہمیں 25 جولائی سے پہلے وہاں الیکشن کے اخراجات بھی ہوں گے، ٹھیک ہے وہ تو الیکشن کمیشن برداشت کرے گا لیکن ہمارا صوبہ بھی اس میں اپنا رول ادا کرے گا۔ اسی طرح بلدیاتی الیکشن ہے، جب تک یہ نہیں ہو رہا ہے وفاق میں، یہ تو میں گزارش کرونگا کہ جلد از جلد ان کی میٹنگ بلائی جائے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر ایوان سے تشریف لے گئے۔
اور مسند نشین، جناب فضل شکور مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

(تالیاں)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: مبارک ہو، مبارک ہو۔ جلد از جلد اس فنانس کمیشن کی میٹنگ ہونی چاہیئے اور یہ ایوارڈ منظور کر کے صوبوں کو اپنے حصص دے دیں۔ دوسری بات جو اہم ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری پن بجلی کا خالص منافع اور بقایاجات ہیں، جناب سپیکر! آرٹیکل 161 کلاز 2 کے تحت یہ ہمارا حق بنتا ہے اور یہ آرٹیکل، قانون یہ Obligation ہے کہ وفاقی حکومت ہمیں اپنی پن بجلی کا جو ہمارا نیٹ پرافٹ ہے، وہ بھی ہمیں دے دے اور بقایات بھی، ابھی تک جو بار بار ہماری اسمبلی کی قراردادیں بھی منظور ہو چکی ہیں، اب بھی ہم نے قرارداد منظور کی لیکن ہمیں وہ حصہ نہیں مل رہا ہے، صرف ٹوٹل جو ہمارے 65 ارب روپے ان کے ذمے تھے، ان میں سے ہمیں 20 ارب اور وہ 20 ارب صرف بقایاجات میں نہیں ہیں، اس میں منافع بھی ہے تو ابھی ہمیں یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ اس میں منافع کتنا ہے جو سالانہ ہمارا بنتا ہے؟ اس میں ہمارے بقایاجات کتنے ہیں؟ تو یہ 20 ارب روپے بقایاجات میں جو ہیں، پھر اگر Previously یہاں صوبائی حکومت یہ گلے شکوے کر رہی تھی کہ چونکہ وفاق میں مسلم لیگ (نون) کی حکومت ہے اور وہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہی ہے، ہمیں بقایاجات ادا نہیں کر رہی ہے تو اب تو شکر ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت مرکز میں بھی ہے اور یہاں پر بھی ہے، اب کس کی کمی ہے، کیوں اب ہمیں اپنا حصہ نہیں مل رہا ہے؟ 20 ارب روپے ہیں، اس سے ہمارے یہاں کے عوام میں مایوسی پائی جاتی ہے، ہمیں اپنا قرض بھی نہیں دیتے ہیں، منافع بھی نہیں دیتے ہیں، ہمارا یہ سسٹم کس طرح چلے گا؟ تو ہماری یہ درخواست ہے، یہ ہماری گزارش ہے

کہ ہمارے جتنے بقایات ہیں، وہ Payment ہمیں کر دیں، ہمارا صوبہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے، ہم اپنے منصوبے جاری رکھ سکیں۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: جی، عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ جس طرح خوشدل صاحب نے کہا، بڑا Important، دونوں بڑے Important topics ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ کل پھر درانی صاحب یا پرسوں جب اجلاس ہوگا، Monday کو یا کل، تو اس پر وہ تفصیل سے بات کریں گے۔ ویسے میں نے این ایف سی کے اوپر جو ابھی تک این ایف سی ہوئی ہے، اس کی تفصیل جمع کی ہے اور Back ground اس کے لئے بڑا knowledge بڑا Important ہے، Historical back ground ہے تاکہ اس کو ہم سمجھیں کہ این ایف سی کیا چیز ہے؟ جس طرح خوشدل خان صاحب نے کہا کہ آرٹیکل 160 جو ہے وہ فیڈریشن کے Federating units کے درمیان جو Divisible pool ہے، جو قابل تقسیم محاصل کا پول ہے، اس کی تقسیم کا فارمولہ طے کرتا ہے اور اس کا آغاز 1935 سے ہوا ہے، 1935 سے شروع ہوا ہے، پہلا این ایف سی ایوارڈ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک لحاظ سے 1935 میں ہوا ہے اور دوسرا جو Constitution 1973 سے پہلے ہے، 1951 میں ہوا ہے، 1951 کے بعد دو ایوارڈز ہوئے ہیں، 1961 تک، پھر 1970 میں ایک ایوارڈ ہوا ہے جو Consensus اس پر نہیں ہوا تھا لیکن وہ ایوارڈ پاس ہوا تھا، پھر جب Constitution 1973 بنا تو 1974 میں ایک ایوارڈ جاری ہوا ہے، 1974 کے بعد جو ملٹری گورنمنٹ تھی، اس دوران دو ایوارڈ جاری ہوئے ہیں لیکن وہ ایوارڈ جو تھے، وہ Consensus ایوارڈز نہیں، وہ پریذیڈنٹ نے Through Presidential Order وہ ایشو کئے تھے اور اس وقت Divisible pool جو تھا وہ بڑا مختصر اور کم تھا، اس میں پاپولیشن کی تقسیم کا جو فارمولہ تھا، اس میں زیادہ Weight age نہیں دی گئی تھی، اس کے بعد 1991 میں پہلا ایوارڈ ہوا ہے جو Consensus award تھا اور اس ایوارڈ کی Importance یہ ہے کہ اس میں نیچرل ریسورسز کے اوپر جو ہمارے نیچرل ریسورسز ہیں، اس کے اوپر صوبوں کا حق تسلیم کیا گیا اور گیس اور آئل وغیرہ کے اوپر رائلٹی اور سرچارج یہ صوبائی حکومتوں کو دیا گیا۔ اسی دوران نیٹ ہائیڈل پرافٹ وہ تو ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے لیکن اس ایوارڈ کے اندر نیچرل ریسورسز، ہمارے نیچرل ریسورسز ہیں، اس کے اوپر ہمارا Right تسلیم کیا گیا، 1995 Fifth Award میں بے نظیر کے دور میں منظور ہوا تھا لیکن یہ Consensus

Seventh Fifth, Second Fifth میں 1997 میں نواز شریف کے دور میں award نہیں تھا اور پھر
Award ہوا ہے، یہ Consensus award تھا۔ چھٹا ایوارڈ 2002-2007 میں مشرف کے دور میں ہوا، اس میں تھوڑا سا صوبوں کا جو شیئر ہے، Vertical share ہے، یعنی صوبوں کو مرکز سے کتنے پیسے جائیں گے اور پھر صوبوں کے درمیان تقسیم کا کیا فارمولہ ہوگا؟ وہ Horizontal division ہے، تو Vertical share میں صوبوں کا حصہ 42.5 تک بڑھا دیا گیا۔ آخری جو ایوارڈ ہے، بڑا Historical Award ہے اور وہ Seventh NFC ہے جو کہ 2010 میں ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اس ملک کے اندر Federating units کے درمیان وسائل کی تقسیم کو ایک ڈائریکشن دی ہے، بڑا Historical award ہے، Eighteenth Amendment اور Seventh NFC Award یعنی اس کی Spirit کے مطابق اگر ہم آگے جائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ صوبے جو ہیں، Federating units، وہ بڑے مضبوط ہو سکتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ Seventh NFC Award کے بعد این ایف سی کی تشکیل ہوئی ہے، آرٹیکل 160 کے تحت این ایف سی کی تشکیل ہوئی ہے لیکن Consensus Award ایشو نہیں ہو سکا اور 2015-16 کے اندر Eighth National Finance Commission Award ہے اور وہ Through Ppresidential Oorder ایشو ہوا۔ اب مرکز کے اندر بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، صوبے کے اندر بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، اس صوبے کی جو سیچویشن ہے وہ چینج ہو چکی ہے، Radically change ہو چکی ہے، اس صوبے کے اندر آبادی کا اضافہ ہوا ہے، پنجاب سے ہماری آبادی، زیادہ جو Census ہوئے ہیں Last census کے اندر ہماری آبادی میں اضافہ ہوا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ساتھ فاٹا کو شامل کیا گیا ہے، اب پہلے ہم اگر دو کروڑ تھے تو اب ہم چار کروڑ تک پہنچ گئے ہیں، ہماری آبادی Almost double ہو گئی ہے، تو اس لئے اگر اس وقت ایوارڈ نہیں ہوتا ہے تو جناب سپیکر صاحب! میں ٹریژری بنچز کی توجہ چاہوں گا کہ ایوارڈ نہیں ہوتا ہے، Consensus ایوارڈ نہیں ہوتا ہے اور پھر Presidential order کے تھرو ایشو ہوتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ نقصان اس صوبے کو ہوگا کیوں کہ اس صوبے کے اندر لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ $18^{th}$ Amendment کے بعد صوبوں کے جو اختیارات ہیں، وہ بھی بڑھے ہیں، کنکرنٹ لسٹ ختم ہو گئی ہے، ان کی ذمہ داریاں بڑھی ہیں، جب ان کی ذمہ داریاں بڑھی ہیں تو اس وجہ سے ہمارے لئے یہ ایوارڈ انتہائی Important ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ اس اسمبلی کے اندر اگر تین دن

ڈیبیٹ کی جائے تو وہ بھی کم ہے، اس اسمبلی سے کوئی جوائنٹ میسج ملے۔ میں اخبارات سے بھی ریکوئسٹ کرتا ہوں کیونکہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہماری اس اسمبلی کو بالکل اخبارات کے اندر کوریج نہیں ملتی ہے، ہماری آواز جو ہے لوگوں تک نہیں پہنچتی ہے، کل میں دیکھ رہا تھا کہ ایک اخبار کے اندر ایک ریٹائرڈ میجر صاحب کا بیان اور ہماری اسمبلی کا بیان ایک لیول کا تھا، بلکہ اس کا بیان ہماری اسمبلی کی سٹوری سے بڑا تھا، اس لئے میں اخبارات سے بھی ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم نوعیت کا Important issue ہے-----

<u>جناب مسند نشین</u>: پریس گیلری والوں سے ریکوئسٹ ہے کہ یہ عنایت اللہ صاحب کی بات سن لیں، یہ پریس گیلری بھی خالی ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ بڑا Important issue ہے، اس پہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے اور لمبی ڈیبیٹ ہونی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جونیٹ ہائیڈل پرافٹ اور این ایف سی ایوارڈ بڑے Important ہیں اور جو لاسٹ این ایف سی ایوارڈ ہوا ہے، وہ اس کے اندر صوبوں کا جو Vertical share ہے، Vertical share 57.5 percent تک بڑھا ہے اور صوبوں کے اندر جو Horizontal division ہے، اس کی جو Horizontal division ہے، Horizontal division کے اندر بھی ایک زبردست نیا فارمولہ Adopt کیا گیا تھا، Multiple indicator فارمولہ تھا جس میں پہلے صرف آبادی کی بنیاد پہ تقسیم ہوتی تھی، اب آبادی کی بنیاد پہ 82.52 percent تقسیم ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! حکومت یہ نوٹ کر لے کہ آبادی کی بنیاد پر 82.5 percent پیسے جاتے ہیں، باقی پیسے وہ Inverse population density poverty and backwardness اور ریونیو جنریشن اور کولیکشن کی بنیاد پہ ہوتے ہیں، باقی جو تین Indicators ہیں وہ Inverse population density ہے، Poverty and backwardness ہے اور ریونیو جنریشن ہے۔ جناب سپیکر صاحب! Last Award میں ہمیں War on Terror کے بھی پیسے ملے تھے، One percent of the Divisible Pool، یہ بھی اس صوبے کی بہت بڑی Achievement تھی، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ آگے بڑھیں گے تو تین چیزیں حکومت اپنی نظر میں رکھے، ایک یہ کہ جو Population کا Weightage ہے 82.5 percent، اس Weightage کو تھوڑا کم کرنا ہے کیوں کہ Population کے Weightage کا زیادہ تر فائدہ پنجاب کو پہنچ رہا ہے جو فیڈریشنز ہیں، اچھے فیڈریشنز ہیں ان کے اندر 60 percent جو ہے وہ Population کی بنیاد پہ تقسیم ہوتی ہے، باقی جو Indicators ہیں، اس بنیاد پہ تقسیم ہوتی ہے، اس لئے

حکومت ایک اس ایشو کو لے لے، دوسرا جو Important area ہے وہ War on terror کے اوپر جو ہمیں One percent ملا تھا، اس کی حکومت ڈیمانڈ کرے کہ اس کو Continue کیا جائے۔ ایک تیسری چیز میں حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہماری آبادی بڑھی ہے، فاٹا ہمارے ساتھ شامل ہو گیا ہے، فاٹا کو جو Three percent دیا گیا تھا، Pledge کیا گیا ہے، حکومت اس Three percent کو کیسے قابل حصول بناتی ہے، باقی صوبوں کو کیسے لائن پہ لاتی ہے؟ یہ اس حکومت کے لئے بڑا Important ہے اور جو آبادی کا فیکٹر ہے کہ ہماری آبادی Almost ڈبل ہو گئی ہے، اگر خدانخواستہ ایوارڈ نہیں ہوتا ہے تو یہ جو دو ہمارے مسائل ہیں، کہ جو فاٹا ہمارے ساتھ Merge ہوا ہے، ان کا Three percent Share ہے، اس کو ہم کیسے Ensure کراتے ہیں؟ ہماری آبادی ڈبل ہو گئی ہے، آبادی کا ڈبل Weightage ہمیں کیسے ملتا ہے؟ یہ وہ دونوں پوائنٹس ہیں کہ ایوارڈ نہ ہونے کے نتیجے میں بھی حکومت کو اس حوالے سے پوری Calculation کرنی چاہیئے، پوری تیاری کرنی چاہیئے، میں میڈیا سے بھی ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ چیزیں نوٹ کر لے کہ یہ تین چار ایریاز اس حکومت کے لئے بڑے Important ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے اور اس میں یہ بھی حکومت نوٹ کر لے کہ Constitutional requirement ہے کہ جو آپ کو پچھلا حصہ ملا تھا، 18th Amendment کے اندر، Constitutional amendment کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ آپ کا Vertical share جو ہے، مثلاً ہمارا Outgoing share Federating Units Vertical share کا 57.5 percent تھا تو یہ کم نہیں ہو گا، یہ آگے جائے گا، اس کو کم نہیں کیا جائے گا، یہ بڑا Important ہے حکومت کے لئے، اس پر بھی زور دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو Horizontal Distribution ہے، اس پر بھی حکومت کی تیاری ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! نیٹ ہائیڈل پرافٹ آرٹیکل 161 کے تحت ہمیں ملتا ہے اور ہماری بدقسمتی ہے کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مسئلہ ابھی تک Resolve نہیں ہو سکا ہے، یہ ایک Historical opportunity ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت مرکز میں بھی ہے اور صوبے میں بھی ہے، اگر اس وقت نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مسئلہ حل نہ ہو سکا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر کس طرح توقع رکھیں گے کہ مرکز کے اندر ایک حکومت ہو اور صوبے کے اندر دوسری حکومت ہو اور یہ حل ہو جائے گا؟ لیکن مجھے Non seriousness اس میں لگ رہی ہے۔ سر! میرا ایک اسمبلی کو سچن تھا اور وہ اسمبلی کو سچن Kill ہو گیا، اسمبلی کو سچن میں میں نے یہ پوچھا تھا کہ ہمارے بقایاجات کتنے ہیں؟ تو اس پر حکومت نے کہا

تھا کہ 70 ارب بقایاجات ہیں، میں نے کہا تھا کہ اس حکومت کے دوران بقایاجات کی مد میں آپ کو کتنے پیسے ایسے ہیں کہ جو Outstanding ہیں؟ انہوں نے لکھا تھا کہ 25 ارب روپے بقایاجات کی مد میں Outstanding ہیں، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے بقایاجات کی مد میں 25 ارب ہیں، میں نے کہا تھا کہ جو ریگولر آپ کی Installments ہیں، اس مد میں کتنے پیسے آپ کی حکومت کے ذمے ہیں اور مرکزی حکومت کے تو جواب میں لکھا گیا تھا کہ کوئی 39 ارب، یہ دونوں ملا کر 65 ارب بنتے ہیں کہ جس میں اب 20 ارب ان کو ملے ہیں لیکن جو باقی 65 ارب سے آپ 20 ارب منفی / مائنس کریں تو یہ ان کو نہیں ملے ہیں۔ جناب سپیکر! میں Conclude کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن ایک Important نکتے کی طرف آپ کو لا رہا ہوں، یہ تو Agreed چیزیں ہیں، یہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کو مرکزی حکومت مانتی ہے تو ہمارا یہ صوبہ فیڈرل ٹرانسفرز کے اوپر Dependent ہے، اگر آپ اس کو ایسے نہیں بھیجیں گے تو یہی حالت ہوگی جو اس وقت اس صوبے کی ہے، اس وقت پورے صوبے کے اندر ڈیولپمنٹ جو ہے وہ بند ہے، کسی کو پیسہ نہیں مل رہا ہے، کنٹریکٹرز کی اربوں کی Liabilities ہیں، ہماری سب کی Constituencies کے اندر اربوں کی کنٹریکٹرز کی Liabilities ہیں، آپ کے بڑے بڑے منصوبے جو ہیں وہ خطرے کے اندر ہیں تو اس لئے اگر فیڈرل ٹرانسفرز Smooth نہیں ہوں گی تو یہ حکومت Suffer کرے گی، یہ صوبہ Suffer کرے گا، اس لئے یہ حکومت کی آواز ہے، ہم حکومت کے لئے آواز اٹھا رہے ہیں، یہ جو ہم بات کر رہے ہیں، یہ حکومت کے لئے اٹھا رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس سے آگے جو بنیادی بات ہے، وہ یہ ہے کہ یہ جو اس وقت Arrangement ہے، یہ Interim Arrangement ہے، یہ وفاقی حکومت بھی مانتی ہے کہ یہ عبوری Arrangement ہے، ہمارا جو Claim ہے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق، وہ اس وقت ہمارا 100 بلین روپے بنتا ہے اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں، یہ جو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بریف ہے اور جو حمایت اللہ صاحب نے Calculation کی ہے، جو پہلے نیپرا کے ممبر تھے اور آج کل ان کے ایڈوائزر ہیں On Energy تو یہ ان کی Calculation ہے کہ مرکز کے ذمے ہمارے 100 بلین روپے سالانہ بنتے ہیں اور اس 100 بلین میں ہر سال اضافہ ہوگا، جنریشن میں اضافہ ہوگا، بجلی کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا، پرافٹ میں اضافہ ہوگا، تو اس کے ساتھ ساتھ اس 100 بلین کے اندر اضافہ ہوگا، ہمیں پی ٹی آئی کی مرکزی حکومت کچھ بھی نہ دے، صرف ہمیں ہمارا یہ Right دے، یہ 100 بلین اور

نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق ہمیں یہ اپنا حق دے تو اس صوبے کی تقدیر بدل سکتی ہے، میں ٹریژی بنچز سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ ہم آپ کو آفر کرتے ہیں، اپوزیشن بنچز آپ کو آفر کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ مرکز کے اندر ہم دھرنا بھی دینے کے لئے تیار ہیں، صوبے کے اندر ڈیبیٹ کے لئے بھی تیار ہیں لیکن یہ حق آپ حاصل کریں، اگر آپ نے حاصل نہیں کیا تو یہ آپ کی بد قسمتی ہو گی، اس صوبے کی بد قسمتی ہو گی۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، سر۔ کوئی اور اپوزیشن کی طرف سے، اور کوئی صاحب؟

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے اپنی کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جناب سپیکر! میں مختصراً دو تین چیزوں کی، صرف دو تین باتوں کی Clarification کرنا چاہتا ہوں۔

جناب مسند نشین: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! میں صرف اس لئے، کچھ چیزیں ڈیبیٹ میں آ جاتی ہیں، وہ اس کے ساتھ ہی کلیئر ہو جائیں، اس کے علاوہ بھی ہم بیٹھے ہیں سر، ان شاء اللہ ہم سنیں گے، سارے پوائنٹس ڈسکس کریں گے-----

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! میں بات کر لوں تو پھر وزیر صاحب سب کا ایک ہی بار جواب دے دیں-----

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: دو تین، صرف شارٹ-----

جناب لطف الرحمان: جناب! میری بات پھر رہ جائے گی تو-----

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: مولانا صاحب! شارٹ، دو منٹ، صرف دو منٹ سر، صرف دو منٹ کے لئے ریکوئسٹ ہے، میں آپ کی سپیشل، ان کا پھر الگ سے جواب دوں گا۔

جناب مسند نشین: لطف الرحمان صاحب! میں آپ سے ریکوئسٹ کرتا ہوں۔

جناب لطف الرحمان: چلیں، ٹھیک ہے جی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! مولانا صاحب ہمارے بڑے بھی ہیں، دوست بھی ہیں، ان سے ریکوئسٹ ہے سر، کچھ چیزیں چوں کہ ڈیبیٹ کے درمیان آ جاتی ہیں، میں ان کو تھوڑا بہت کلیئر کرنے

کی کوشش کر رہا ہوں، مولانا صاحب سے میں نے اس لئے Especially ریکوئسٹ بھی کی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر صاحب! اور لودھی صاحب! میرے خیال میں آپ دونوں Notes لے رہے ہیں، آخر میں وائنڈ اپ کریں گے جی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: لودھی صاحب! وائنڈ اپ کر لیں، میں نے ریکوئسٹ اس لئے مولانا صاحب سے کی تھی کہ آخری ٹائم ہے، جب اس Sitting کا ٹائم ختم ہونے کو آ جاتا ہے تو Last بھی مجھے یاد ہے کہ جب فاٹا کی Rehabilitation پر ہم نے بات کی تھی تو اس وقت اپوزیشن کے جو میرے دوست ہیں، وہ بھی نہیں تھے، میرے خیال میں خوشدل خان صاحب تھے اور میڈیا کے دوست بھی پھر نہیں تھے تو وہ حکومتی جو View point ہے تو وہ بالکل آ نہیں سکا تھا، تو اس لئے میں نے ریکوئسٹ کی تھی۔ سر! یہ دو تین منٹ میں ان چیزوں کو ایڈریس کرتا ہوں، یہ بڑے Important issues ہیں۔ سر! جو این ایف سی ایوارڈ ہے اور دوسرا جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ والا جو مسئلہ ہے، اس میں فنانس منسٹر آج نہیں ہیں وہ بہتر بتا سکتے تھے، Facts and Figures کے ساتھ لیکن یہ جو این ایف سی ہے، It has already been constituted، یہ ایک اچھی بات ہے کہ جو آرٹیکل 160 کے نیچے، جو Constitution کے نیچے نیشنل فنانس کمیشن کو Constitute ہونا پڑتا ہے، اس کے بعد Deliberation یا Discussions شروع ہوتی ہیں تو آرٹیکل 160 کے نیچے Already جو ہے، اس گورنمنٹ نے، جب یہ گورنمنٹ پاور میں آئی، فیڈرل میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آئی، پراونشل میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آئی تو فیڈرل گورنمنٹ نے Already نیشنل فنانس کمیشن Constitute کر دیا ہے۔ دوسری خوشخبری یہ ہے کہ اس کی میٹنگز بھی ہو گئی ہیں، دو تین میٹنگز، Detailed meetings اس کے بارے میں بھی ہو گئی ہیں، مسئلہ تو یہ ہوتا ہے کہ سال گزر جاتے ہیں، جس طرح اس میں پانچ سالوں کا ایک قدغن ہے آئین کے اندر کہ آپ نے پانچ سال کے اندر ضرور نیشنل فنانس ایوارڈ جو ہے، آپ نے اناؤنس کرنا ہے، تو پہلے یہ ہوتا تھا کہ اس چیز کے اوپر توجہ نہیں ہوتی تھی، یہ سالہا سال آئین کی خلاف ورزی بھی ہوتی تھی، یہ میں ضرور یہاں پر پاکستان تحریک انصاف کی جو فیڈرل گورنمنٹ ہے، وہاں پر کریڈٹ دینا چاہیئے، ضرور دوں گا کہ نیشنل فنانس کمیشن Constitute ہو گیا ہے نمبر ون۔ نمبر ٹو، اس کی میٹنگز جو ہیں وہ بھی ہو گئی ہیں، دو تین Detailed meetings ہو گئی ہیں، ہمارے فنانس منسٹر اس

میں شریک رہے ہیں، میں یقین دہانی دلاتا ہوں اپوزیشن کے اپنے ممبرز کو بھی، سارے ہاؤس کو بھی اور میڈیا کے دوست بھی بیٹھے ہیں، میں یقین دہانی دلانا چاہتا ہوں کہ جن باتوں پر آنریبل ممبرز نے یہاں پر بات کی، مثلاً Population weightage کی بات ہے، یہ عنایت صاحب درست فرما رہے ہیں کہ وہاں پر دوسرے صوبے کو زیادہ فائدہ پہنچ جاتا ہے، Population weightage اگر 80 percent سے زیادہ ہے اور میں بالکل Agree بھی کرتا ہوں اور یہ پوائنٹس Exactly ہم ان Deliberations میں، ہماری فنانس کی جو ٹیم ہے، وہ فیڈرل کے لیول پر اس کو Take up کر رہی ہے کہ Population weightage کو کم کیا جائے، 60 percent پر اگر لایا جائے تو بہتر ہو گا۔ دوسرا یہ جو Three percent جو پہلے فاٹا تھا، اب ہمارے قبائلی اضلاع بن گئے ہیں، وہ ادغام ہو گیا ہے اس صوبے کے ساتھ، اس بارے میں بالکل Discourage ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ اتنی کامیابی تو حاصل ہو گئی ہے کہ ہمارا تو صوبہ ہے، Obviously ہم تو اپنے شیئر سے ضرور ان اضلاع کو ہم پیسے دیں گے، اس میں تو کوئی دوسری بات ہے نہیں، جہاں تک فیڈرل حکومت کی بات ہے تو وہ بھی Agree کر چکی ہے، In principle وہ Agree کر چکی ہے ان Deliberations کے دوران، میں یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ پنجاب بھی اس کے اوپر Agree کر چکا ہے، اب ریکارڈ پر آنا باقی ہے یا اناؤنس ہونا باقی ہے لیکن وہاں پر جو Deliberations چل رہی ہیں، ہماری فنانس کی ٹیم جو ہمیں رپورٹ دیتی ہے تو پنجاب بھی Inclined بھی ہے اور پنجاب بھی چونکہ وہاں پر پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے تو وہ اتنا مشکل نہیں ہو گا ان کا اس بات پر راضی کرنا اور وہ راضی ہو چکے ہیں۔ اب مسئلہ رہ جاتا ہے بلوچستان کا اور سندھ کا، تو یہاں پر ہماری Negotiations اب جاری ہیں، دو صوبے رہ گئے ہیں جہاں انہوں نے Accept کرنا ہے بلکہ یہاں پر میری ریکوئسٹ، جس طرح عنایت صاحب نے کہا کہ وہ آفر کرتے ہیں، لیڈر آف دی اپوزیشن بھی بیٹھے ہیں، تو یہاں پر ریکوئسٹ یہ ہو گی کہ چونکہ وہاں پر سندھ میں پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے، بلوچستان میں ان کے ساتھ ہماری Negotiations ویسے بھی ہم کولیشن پارٹنرز ہیں بلوچستان کے اندر، تو وہاں پر تو ہم کر رہے ہیں لیکن اپوزیشن سے ہمیں ضرور، اگر ضرورت پڑی تو ہم ضرور پھر ان کو ریکوئسٹ کریں گے کہ اس کو سیاست سے بالاتر اور Party affiliation سے بالاتر صوبہ خیبر پختونخوا کے لئے اور خاص کر قبائلی اضلاع کے لئے اس ایشو کو ہم گورنمنٹس کے ساتھ جب ہم Take up کریں گے تو اگر ضرورت سامنے آئی تو ہم پھر ریکوئسٹ کریں گے لیڈر آف دی اپوزیشن سے اور سارے اپوزیشن ممبرز سے کہ وہ اس میں

ہماری مدد کریں۔ سر! War on Terror کے بارے میں جو One percent ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے، بالکل We will not give way in this، ہم بالکل یہ اس کو جانے نہیں دیں گے کیونکہ ہمارا صوبہ جو ہے اس جنگ کی وجہ سے بڑا متاثر ہوا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ہماری ٹیم وہاں پر One percent سے اس کو زیادہ کرنے کی وہاں پر جو Deliberations ہیں، ہماری ٹیم اس میں لگی ہوئی ہے، One percent سے ہم اس کو Argue کر رہے ہیں کہ ہمیں زیادہ دے دیں، War on Terror کے لحاظ سے، میں مختصر آخری بات نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے بارے میں کرنا چاہوں گا کہ جو ہمارے بقایاجات ہیں فیڈرل حکومت کے پاس تو اس میں 20 ارب روپے جو ہیں وہ ہمیں موصول ہو چکے ہیں، وہ چیک جو ہے وہ ہمیں موصول ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: منسٹر صاحب! ٹوٹل کتنے روپے بقایا ہیں، فیڈرل حکومت کے ذمے؟

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق</u>: ابھی سر! 36 ارب روپے جو رہتے ہیں تو وہ بھی کمٹمنٹ فیڈرل گورنمنٹ نے کر لی ہے کہ اسی سال، کچھ پریس میں اس طرح کی خبریں آ رہی تھیں اور وہ ابھی جو ہے وہ Refute بھی ہو گئی ہیں، ہمارے فنانس منسٹر نے بھی اور فیڈرل لیول پر بھی جو منسٹرز ہیں، 36 ارب روپے جو ابھی رہتے ہیں تو یہ بھی ان شاء اللہ اسی فنانشل ایئر میں فیڈرل حکومت جو ہے، ہماری Negotiations ان کے ساتھ جاری ہیں، یہ ہمارے صوبے کو مل جائیں گے اور آخری بات، کیوں کہ ڈیبیٹ ابھی چلنی ہے، آگے بھی اور پوائنٹس آئیں گے، ہم Reply بھی کریں گے لیکن اس میں آخری بات میں یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہم یہاں پر رکنے والے نہیں ہیں کہ ہمیں 20 ارب مل گئے ہیں اور ابھی اسی سال 36 ارب مل جائیں گے، اے جی این قاضی فارمولا جو ہے، اس کے اوپر جب ٹائم ہوا تو اس ہاؤس کو بریفنگ بھی ہم دے دیں گے، چونکہ اس وقت یہ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ اے جی این قاضی فارمولے کے تحت جس طرح عنایت خان نے فرمایا کہ وہاں پر ہمارے بقایاجات اور ہماری جو Entitlement ہے، بقایاجات نہیں ہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ جو Entitlement ہے، جو پیسے ہمیں ملنے چاہئیں این ایف سی نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں اور وہ ابھی بھی بہت کم ہیں، ہم نے جو Calculations کی ہیں وہ 100 ارب سے زیادہ ہے، تقریباً 128 ارب روپے کی جو Calculation ہے، وہ ہم نے کی ہے، تو فیڈرل کے ساتھ ہم نے یہ بھی Take up کیا ہوا ہے جو اے جی این قاضی فارمولے کے تحت نیٹ ہائیڈل پرافٹ

ہمیں ملتا ہے تو اس کے بارے میں بھی صوبائی حکومت بالکل Focused ہے اور ان شاء اللہ یہ صوبائی حقوق ہیں، یہ ہمارے صوبے کے فنڈز ہیں، یہ کسی ایک پارٹی کے نہیں ہیں، یہ کسی کے سیاسی منشور کے فنڈز نہیں ہیں، یہ پورے صوبے کے فنڈز ہیں اور ہم نے ان شاء اللہ مل کر، اپوزیشن اور گورنمنٹ مل کر صوبے کے حقوق کے لئے ہم نے اپنا کیس Present کرنا ہے اور خوش قسمتی یہ ہے کہ ہماری حکومت فیڈرل میں بھی ہے اور یہاں پر بھی ہے تو ان شاء اللہ اس دور میں ہم یہ کر کے دکھائیں گے کہ این ایف سی کا مسئلہ اور یہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مسئلہ جو ہے، یہ صوبائی حکومت ان شاء اللہ حل کر کے دکھائے گی۔ تھینک یو سر۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو سر۔ نلوٹھا صاحب!

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی تھی، آپ نے کہا بھی تھا کہ مجھے موقع دیں گے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ٹریژری بنچز کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب وزیر زادہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب: جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نلوٹھا صاحب! میں معافی چاہتا ہوں، پہلے تو یہ کہ اتنا اہم ایشو ہے، اس پر Mention نہیں ہونا چاہیئے تھا کورم کا، لیکن اب چونکہ انہوں نے Mention کر دیا ہے تو Kindly میں کاؤنٹ کروں گا، کاؤنٹ کریں جی۔

سردار اورنگزیب: یہ بہت اہم ایشو ہے اور سب کے لئے ہے، پورے صوبے کے لئے ہے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب! ہمارے ساتھ یہ کمٹمنٹ کی گئی تھی کہ اجلاس کے دوران حکومتی ارکان ایوان کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے لیکن ابھی دیکھ لیں کہ تقریباً سب ہی چلے گئے ہیں، انہوں نے ہمارے ساتھ کی گئی کمٹمنٹ کو توڑا ہے۔

جناب مسند نشین: دو منٹ کے لئے Bell بجائی جائیں اور ممبران سے درخواست ہے کہ وہ ہال میں آجائیں۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: پلیز، نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب کا مائیک کھولیں جی۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ اپوزیشن نے اس اجلاس کے لئے جو اپنا ایجنڈا دیا تھا، میرے خیال کے مطابق اس میں اپوزیشن کا فائدہ نہیں تھا بلکہ پورے صوبے کا فائدہ تھا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی بالکل۔

سردار اورنگزیب: اپوزیشن نے جن اہم ایشوز پر، انہوں نے جو اجلاس رکھے ہیں تو اپوزیشن حکومت کی مدد کرنا چاہتی تھی لیکن یہ بہت دکھ کی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر! ایک منٹ، میں اصل میں ایک دن کے لئے بیٹھا ہوں، میں کسی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب مسند نشین: مولانا صاحب! اس کے بعد آپ کا نمبر ہے، آپ نے ریکوئسٹ کی تھی، مجھے پتہ نہیں تھا، I am sorry, Sir، اس کے بعد آپ کا۔

سردار اورنگزیب: جی جناب سپیکر صاحب! مولانا صاحب بھی بات کریں گے، ایک تو بہت خوشی ہے کہ آج آپ کو سپیکر کی کرسی پر دیکھ کر بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بہت شکریہ، اللہ آپ کو بھی یہاں بٹھائے۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال کے مطابق جس طرح لاء منسٹر صاحب اور ان کی، میرے خیال کے مطابق یہ حکومت سیریس ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

مسند نشین: آپ Continue رکھیں۔

سردار اورنگزیب: ان کو چاہیئے ہی نہیں کہ ہمیں مرکز سے پیسہ ملے، ہم صوبے کے مسائل حل کریں، ان کو نہیں پتہ کہ اس وقت صوبہ مسائل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر! آپ اپنی۔۔۔

سردار اورنگزیب: اور اپوزیشن حکومت کی مدد کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ سر! آپ اپنی ڈیبیٹ کی طرف آئیں۔

سردار اورنگزیب: یہ ہمیں پتہ ہے کہ جس طرح باہر سے جو پیسہ آیا ہے اور انہوں نے خود آپس میں بانٹ لیا، (قہقہے) اسی طریقے سے جو این ایف سی کا پیسہ آئے گا اور جو بجلی کا منافع آئے گا، وہ

بھی آپس میں بانٹیں گے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ صوبے کو اس کا حق ملنا چاہیئے، جو قانونی طور پر اس کا حق ہے، جس طرح ابھی لاء منسٹر صاحب نے بڑی حوصلہ افزاء پوزیشن سامنے رکھی ہے، ان کی جو فنانس بل کے حوالے سے، فنانس کمیشن کے حوالے سے مرکزی حکومت سے بات ہوئی ہے اور اسی طرح انہوں نے جو بجلی کے خالص منافع کے حوالے سے 100 ارب روپے تک جو بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر مرکزی حکومت ان کو دے دیتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! پچھلے پانچ سال پاکستان مسلم لیگ کی حکومت تھی مرکز میں اور یہاں پر تحریک انصاف کی حکومت تھی لیکن جب این ایف سی کی بات ہوئی، این ایف سی کی یا بجلی کے خالص منافع کی بات ہوئی تو میرا تعلق مسلم لیگ (نون) سے تھا، میں صوبائی حکومت کے چیف منسٹر اور وفد کے ساتھ میں اور مولانا لطف الرحمان صاحب ہم سب اپوزیشن کے جتنے ممبران تھے، ہم نے اس مطالبے کے لئے مرکزی حکومت کے ساتھ بھرپور کوشش کی تھی کہ ہمارا حق ہمارے صوبے کو ملنا چاہیئے، اب بھی اگر یہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے اور ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے بہت سے مسائل اس صوبے کے لئے مرکزی حکومت سے ڈسکس کر لئے ہیں، اگر ان کو ہماری ضرورت پڑی تو ہم ان کے ساتھ جہاں بھی چاہیں گے، ان کے ساتھ جانے کے لئے بالکل ہم تیار ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب تو جو ان کے پاس پہلے ایک بہانہ تھا کہ مرکز میں مسلم لیگ کی حکومت ہے اور وہ صوبے کا حق نہیں دیتے ہیں، اب وہ ایشو بھی الحمد للہ انہوں نے کس طرح حاصل کر لیا ہے، مرکز میں ان کی حکومت ہے، اللہ ان کو مبارک کرے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب لاء منسٹر صاحب کو ہمیں ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، جس طرح ابھی یہ اعداد و شمار ہمیں بتا رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: صوبے کا حق مل کے لیں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ جائیں گے اور وہ بھی جائیں گے۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: ہم مل کر ان کا ساتھ دینا چاہتے ہیں، ہم ان کا ساتھ دینا چاہتے ہیں لیکن ہمیں بہت افسوس ہے کہ یہ ہم سے مدد لینا بھی گوارا نہیں کرتے اور کورم کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک تو اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کے اوپر کافی ذمہ داریاں بڑھی ہیں، پھر ہمارا صوبہ خصوصی طور پر دہشت گردی سے تباہ حال ہے، یہاں پر اگر ہمیں این ایف سی ایوارڈ نہیں ملے گا یا بجلی کا خالص منافع کا حق نہیں ملے گا تو ہمارے صوبے کا پورا اسٹرکچر اس وقت بری طرح متاثر ہے، اس لئے ہم

بھرپور کوشش کریں گے کہ یہ جو ہمارے وسائل ہیں، یہ ہمیں ملنے چاہیئں، اگر انہیں ضرورت پڑے تو ہم ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں اور اگر نہ پڑے تو یہ جانے اور ان کا کام جانے۔

جناب مسند نشین: میں سینیٹر بہرمند خان کو ویلکم کہتا ہوں۔ مولانا صاحب! آپ پلیز۔

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! دراصل سلطان خان نے اس وقت بات کرنے نہیں دی، میں ان کو کہہ رہا تھا کہ آپ بعد میں بات کر لیں، اگر جو پوائنٹ رہ گئے اپوزیشن کی طرف سے تو وہ اس میں اضافی پوائنٹس کا میں بتادوں گا، اس کا جواب وہ دے دیں گے لیکن وہ اپنی بات کر کے اور پھر کورم کی نشاندہی کر کے، وہ ایک موضوع جو سنجیدگی سے چل رہا تھا، وہ اس کا جو ایک موشن تھا وہ ٹوٹ گیا۔ جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ آج جس موضوع پر اپوزیشن کا یہ نکتہ جو ایجنڈے کا تھا، یہ بھی اپوزیشن کا تھا اور بہت اہم تھا، پورے صوبے کے لئے تھا، یہ نہیں تھا کہ خدانخواستہ کوئی حکومت کے لئے تھا یا صرف اپوزیشن کے لئے تھا بلکہ یہ پورے صوبے کے حقوق کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اور الحمدللہ ہمارے صوبے میں جو روایات رہی ہیں، پچھلی حکومت میں بھی یا اس سے پچھلی حکومت یا اس سے پچھلی حکومت، تو جب بھی کوئی اس طرح کا ایشو آیا ہے تو بالاتفاق یہاں اسمبلی سے تمام ممبران کی طرف سے، حکومت کی طرف سے، اپوزیشن کی طرف سے اس کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے اور بھرپور انداز میں اس کو مرکز تک پہنچایا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس وقت بھی جو میں سمجھتا ہوں کہ عنایت اللہ خان صاحب نے آپ کے سامنے اور اسمبلی کے سامنے تاریخ وار اور این ایف سی ایوارڈ جتنے بھی ہوئے، چاہے وہ بالاتفاق ہوئے ہیں یا بالاتفاق نہیں ہوئے یا کسی ڈکٹیٹر کے ٹائم پر ہوئے ہیں اور اس کا میں سمجھتا ہوں کہ جب بھی ہمارے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو ایم ایم اے کی حکومت تھی، اس وقت سے لے کر آج تک آپ اس کا ٹائم پیریڈ دیکھیں کہ کتنا ٹائم گزرا ہے؟ ہم اس مسئلے کو ابھی تک حل نہیں کر سکے۔ جناب سپیکر! میں جو بات کرنا چاہتا ہوں، وہ بنیادی یہ ہے کہ ہم اس کو جتنا لیٹ کرتے ہیں اور اگر ہماری حکومت یا ہمارا صوبہ اس کو سنجیدگی سے نہیں لے گا تو این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے میں اس وقت سمجھتا ہوں کہ سیاسی طور پر بھی ہمارے تمام صوبوں اور پاکستان کے حوالے سے بھی جتنا بڑا نقصان ہم اٹھاتے ہیں، وہ صرف اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ جب صوبوں کو اپنے حقوق نہیں ملتے تو اس سے احساس محرومیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ نفرتوں کی بنیاد بنتی ہیں، نفرتیں جنم لیتی ہیں جس سے ہمارے صوبوں میں رہنے والے لوگ ہیں، اس سے آپس میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور بنیادی بات یہ ہوتی ہے کہ جو ذمہ داری

حکومتوں کی ہوتی ہے، اس کو وہ صحیح اندز امیں پورا نہیں کرتیں۔ آج بھی اگر ہم اس کو سنجیدگی سے لیں اور سمجھیں کہ این ایف سی ایوارڈ ہمارے لئے کتنا ضروری ہے اور خاص طور پر جب ہم نے اپنا جو Merger کیا ہے، قبائلی علاقہ جات کا اور اس کی وجہ سے جو آبادی ہے، جو ذمہ داری آپ پر پڑی ہے، ہماری اپنی آبادی بڑھی ہے، اس کی وجہ سے ہمیں مسائل سے مزید دوچار ہونا پڑ رہا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا صوبہ ہر لحاظ سے مالا مال ہے، چاہے بلوچستان ہو، غریب صوبہ ہے، چاہے ہمارا KP صوبہ ہے، ہم پانی کے وسائل سے مالا مال ہیں، معدنیات سے ہمیں بھرپور انداز میں، ہمارے پاس وہ وسائل موجود ہیں لیکن ہمیں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ہمیں مرکز سے پیسے ملیں، مرکز سے ہمیں این ایف سی ایوارڈ کے تھرو تقسیم سے جو پیسے ملیں، ہمیں اس انداز سے بنایا گیا ہے کہ جیسے ہم غربت کی طرف اور ہم غریب ہوں، ہمارا صوبہ غریب ہو اور ہمیں ان فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے، دراصل ہمارا صوبہ امیر ہے، ہر لحاظ سے لیکن اگر این ایف سی ایوارڈ نہیں ہوتا اور ہمیں اپنا حق نہیں ملتا تو پھر اس سے احساس محرومی جنم لیتا ہے، جو سب سے بڑا نقصان دہ ہے، ہم نے اپنے ملک کو صحیح طریقے سے چلانا ہے، ایک قوم ہو کے اور ایک ملک کو ایک طریقے سے چلانا ہے تو پھر یہ ساری چیزیں جو ہماری ضرورت ہیں، ان کو ہم نے بھر وقت مکمل کرنا ہے، چاہے وہ این ایف سی ایوارڈ ہو، چاہے وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے بات ہو، وہ ہمارے صوبے کا حق ہے، ہمارے صوبے کا حق بنتا ہے، وہ ہمیں کیوں نہیں ملتا؟ ہم بارہا متفقہ طور پر یہاں سے بالاتفاق جاتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں لیکن اس مسئلے کا حل نہیں ملتا، ہم نے اپنے ایم ایم اے کے دور میں بھی جب یہ مسئلہ اٹھایا تو اس وقت پھر مرکزی حکومت سول کورٹ میں چلی گئی تھی، اس کے خلاف Stay لیا تھا اور جو فیصلہ ہوا تھا، اس نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے اور پھر وہ چلتا رہا، چلتا رہا، اپنی مرضی سے دینا اور کتنا دینا۔ ابھی آپ کے سامنے منسٹر صاحب نے بات کی، منسٹر لاء نے کہا کہ ابھی ہمارے کتنے پیسے رہتے ہیں، کتنے دیئے ہیں اور کتنے رہتے ہیں؟ یہ بنیادی بات ہوتی ہے کہ اگر ہمیں ضرورت ہے اور وہ ٹائم پر ہمیں نہ ملیں اور وہ ٹائم پر ہم استعمال نہ کر سکیں تو پھر ہمیں آگے جو مستقبل میں اس کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اس نقصان کو پھر ہم پورا نہیں کر پاتے، آج اس وقت چاہے وہ دہشت گردی کے حوالے سے ہمارا صوبہ جتنا متاثر ہوا ہے، اس ضرورت کی بنیاد پر بھی اور جو بات میں نے کی کہ ہمیں احساس محرومی نہیں پیدا کرنا چاہیئے، ہمیں مرکز سے، اس وقت مرکز میں پی ٹی آئی کی حکومت ہے، صوبے میں پی ٹی آئی کی حکومت ہے، یہ واحد صوبہ ہے کہ جس میں بالاتفاق یہ بات چل سکتی ہے تو یہ تمام ملک کے لئے فائدہ دے سکتی ہے کہ اگر ہم این ایف سی

ایوارڈ پر زور دیں گے اور کسی نتیجے پر اس کو پہنچائیں گے تو پورے ملک کا فائدہ ہو جائے گا، پورے ملک کے لئے ایک تقسیم ہو جائے گی۔ تو یہ بنیادی باتیں تھی، چونکہ ہماری اپوزیشن صوبے کے حقوق کے لئے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم ان شاء اللہ حکومت کے ساتھ اس پر بھرپور انداز میں مرکز سے اگر آپ مطالبہ کریں گے، آپ کی حکومت ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم اس صوبے کے حقوق کے لئے شانہ بشانہ ہر سٹیج پر ان شاء اللہ لڑیں گے لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ جو اپوزیشن کی طرف سے یہاں سے ڈیٹیل سے باتیں ہوئی ہیں، عنایت اللہ خان صاحب نے پوری ڈیٹیل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھیں، میں اس وقت دہرانا نہیں چاہتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جو عنصر بیان کیا ہے، یہ بھی انتہائی لازمی عنصر ہے، اس کا اگر ہم احساس محرومی پیدا کریں گے تو وہ صرف ہماری وجہ سے پیدا ہو گی، ہم سنجیدگی کے ساتھ ان مسائل کو حل نہیں کرتے تو۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: میری جو ریکوئسٹ ہے، اس وقت حکومت سے بھی کہ ان مسائل کو سنجیدگی سے لیں اور باقاعدہ طور پر مرکز کے ساتھ ان ساری چیزوں پر بیٹھیں اور اس کا کوئی لائحہ عمل نکالیں تاکہ یہ تاریخ میں لکھا جائے کہ اس حکومت نے آکے ان مسائل کو حل کیا ہے اور جو حل نہ ہونے والے مسائل تھے، وہ اس حکومت نے حل کئے، سب سے بڑی بات یہ ہو گی۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو سر۔ احمد کنڈی صاحب!

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بڑا اہم موضوع ہے اور حکومت کی سنجیدگی آپ کے سامنے ہے، بار بار اگر کہیں تو ہمیں اچھا بھی نہیں لگتا، ہمارے بزرگ درانی صاحب بھی کئی دفعہ اس چیز کا ذکر کر چکے ہیں اور آپ نے دیکھا کہ کتنی غیر سنجیدگی کا عالم ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ منسٹرز کو آپ بلائیں لیکن کم از کم جس طرح کورم کی نشاندہی ہمارے فاضل ممبر نے کی ہے اور خود چلے گئے ہیں، کم از کم اگر وہ دلچسپی نہیں لیتے اور جو لوگ دلچسپی لے رہے ہیں تو ان کو آپ سنیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ایشو کی طرف آجائیں سر۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جناب سپیکر! قومی مالیاتی کمیشن بڑا اہم موضوع ہے، میں تھوڑا سا پس منظر کی طرف جاؤں گا۔ جناب سپیکر! اس ملک کے اوپر 1971 میں بڑا بحران آیا تھا، ہمارا ملک دولخت ہوا تھا، ہماری مرکزیت پسند قوتوں نے اس ملک کے دو قومی نظرئے کو شہید کیا تھا اور وہ 71 کی جنگ کی صورت میں آپ

کے سامنے رہااور 71 کے بعد جب پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی شہید ذوالفقار علی بھٹو کو حکومت دی گئی تو انہوں نے حمودالرحمان کمیشن بنایا تھا جو کہ اس وقت کے چیف جسٹس تھے، حمودالرحمان کمیشن کی بدولت انہوں نے کہا تھا کہ یہ کون سے عناصر تھے جس کی بدولت مرکزی قوتوں نے اس ملک کے دوقومی نظریئے کو شہید کیا؟ جناب سپیکر! ان عناصر میں ایک عنصر یہ تھا جو کہ ہمارے وسائل کی جو تقسیم تھی، وہ برابری اور انصاف کے بنیاد پر نہیں تھی، جس کی وجہ سے یہ دوقومی نظریہ شہید ہوا تھا۔ قومی مالیاتی کمیشن بہت اہم موضوع ہے اور مجھے فخر ہے جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ میں جتنے بھی نیشنل فنانس کمیشن کے ایوارڈز ہوئے ہیں تو اس میں جب بھی اگر Political Consensus Build ہوا ہے تو وہ سیاستدانوں نے Build کیا ہے جن کو ہمیشہ لوگ تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں، جن کو لوگ ہمیشہ گالیاں دیتے رہے ہیں لیکن آج بھی اگر آپ تاریخ پر نظر ڈالیں تو سیاستدانوں کے دور میں این ایف سی ایوارڈ Political Consensus سے ہوا ہے اور مجھے فخر ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ سہرا جاتا ہے کہ زیادہ تر ایوارڈز Political Consensus کے ساتھ ان کے دور میں ہوئے ہیں۔ اب آپ آجائیں اٹھارہویں ترمیم پر، جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بارے میں قانون دان کہتے ہیں، یہ میری رائے نہیں ہے، یہ پیپلز پارٹی کے ورکر کی رائے نہیں ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بارے قانون دان کہتے ہیں کہ اگر یہ 71 سے پہلے یہ دستاویز آجاتی تو شاید ہمیں 71 کی شرمندگی نہ اٹھانا پڑتی اور آج آپ دیکھ لیں کہ اٹھارہویں ترمیم میں وسائل کی تقسیم کو دیکھ لیں، مرکزیت پسند قوتوں کو آج اٹھارہویں ترمیم برداشت نہیں ہو رہی، اور وہ کیوں برداشت نہیں ہو رہی، ہم کیوں بار بار کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کو Rollback کیا جا رہا ہے کیوں کہ اس میں وفاق کی اکائیوں کو مضبوط کیا گیا ہے جو کہ مرکزیت پسند قوتوں سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ جناب سپیکر! آج آپ دیکھ لیں کہ آرٹیکل 160 کی کلاز 3 یہ کہتی ہے کہ چاہے عمودی تقسیم ہو، چاہے افقی تقسیم ہو، اگر Vertical distribution کو دیکھ لیں، انہوں نے Clear cut اس میں کہا ہوا ہے کہ جو بھی ماضی کا ایوارڈ ہوگا، صوبوں کو یا وفاق کی اکائیوں کو اس سے زیادہ ملے گا۔ جب بھی اگلا ایوارڈ ہوگا، یہ Constitutionally انہوں نے گرانٹ دے دی ہے، یہ اس وقت کے سیاستدانوں کے ذہن میں یہ چیز تھی اور اس کا کریڈٹ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں کو جاتا ہے۔ جناب سپیکر! بڑی سیر حاصل گفتگو رہی، عنایت اللہ صاحب نے بڑی مفصل طور پہ ہر چیز پہ بات کی، میں Repetition نہیں چاہتا، میں Repetition نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف ایک دو بنیادی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ 2010 کے

بعد کیوں کہ 'ملٹی انڈیکیٹر' ہمارا این ایف سی بن چکا ہے جس میں مختلف عناصر ہیں، پاپولیشن کے علاوہ جو کہ پہلی دفعہ تاریخ میں ہوا ہے، آج ہمارا صوبہ، جب قبائلی اضلاع ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں، اس کے بعد Three percent ہم مانگ رہے ہیں، میں صرف صوبے سے اتنی گزارش کروں گا، ٹھیک ہے ہمیں مانگنا چاہیئے، زیادہ مانگنا چاہیئے، ہم ان کے ساتھ ہیں، سندھ میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے جہاں پہ ہماری ضرورت ہوگی، جس طرح ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن درانی صاحب نے کہا، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن کم از کم آپ سنجیدگی تو دکھائیں، آپ کی حکومت کی جو پالیسی ہے یا جو منزل ہے، اس کی سمجھ ہمیں نہیں آتی کیوں کہ آپ کی پالیسی کی عکاسی آپ کا عمل کرتا ہے اور آپ کی منزل کی عکاسی آپ کی سمت کرتی ہے، اس حکومت کی نہ سمت ہے اور نہ عمل ہے، ہم ان کے ساتھ کیا کریں گے؟ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، یہ جو Three percent مانگ رہے ہیں، اس کا ماسٹر پلان کیا ہے؟ دس سالوں میں One trillion rupees ہم نے لگانے ہیں قبائلی اضلاع میں، اور جو سیٹلڈ اضلاع ہیں، ہم سے وہاں پہ پیسے خرچ نہیں ہو رہے اور اگر آپ نے قبائلی اضلاع میں بھی ایسے منصوبے ڈالنے ہیں سستی شہرت کے، جس طرح آپ نے بی آر ٹی 70 ارب پہ بنادیا ہے، جناب سپیکر! ایمان سے ہمیں شرم آتی ہے، جب ہم باہر جاتے ہیں، ہم اس ایوان کا حصہ ہیں، آپ کا ماسٹر پلان کیا ہے؟ حکومت صرف ہمیں یہ تو بتائے کہ دس سالوں میں One trillion rupees انہوں نے لگانے ہیں، اگر آپ کسی سے پیسے مانگیں گے تو وہ آپ سے پہلے پوچھیں گے، آپ کے پاس منصوبہ کیا ہے؟ اس کی Opportunity cost کیا ہے؟ اس پراجیکٹ کا Cash flow کتنا ہے، آپ خرچ بھی کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ جناب سپیکر! ہم آپ کے ساتھ مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن جس طرح مجھے افسوس ہو رہا ہے، بار بار ان چیزوں کی نشاندہی کر کے اس حکومت کی نہ ہی کوئی سوچ ہے اور نہ ہی کوئی سمت ہے، جس کی وجہ سے ہمیں بھی مایوسی ہوتی ہے، بڑا اہم موضوع ہے۔ اسی طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے اوپر بات ہوئی ہے، جس طرح یہ اہم موضوع ہے، اے جی این قاضی فارمولے کے تحت Calculation ہوتی ہے، ابھی تک ہم اس Calculation کے Consensus پہ نہیں پہنچ سکے، کوئی کہتا ہے، یہ 100 ارب ہیں، کوئی کہتا ہے، یہ 60 ارب ہیں، جناب سپیکر! اس پہ باقاعدہ ایک دن مختص کیا جائے تاکہ ہمیں حکومت بریفنگ دے کہ اس کی Calculation کیا ہے؟ اور ہمارے صوبے کے پاس کیا پیمانہ ہے جو وہاں پہ جو بجلی پیدا ہو رہی ہے، اس کے لئے ہمارے پاس کیا چیز ہے جس کے ذریعے ہم وہاں پہ کم از کم ڈیلی بنیادوں پر کس طرح ہم چیک کر رہے ہیں اور ہمارے پاس ایسے بہت سارے

منصوبے ہیں، جناب سپیکر! جو صوبہ خود چلا رہا ہے، اس سے بجلی پیدا کر رہا ہے اور نیشنل گرڈ کو دے رہا ہے، ان کا Comparison کیا جائے، ملاکنڈ تھری آپ کے پاس ہے، آپ اس کا Comparison کریں، اس موازنے سے کم از کم بہت ساری چیزیں آجائیں گی۔ بڑی کافی مفصل باتیں ہو گئی ہیں جناب سپیکر! وقت دینے کا شکریہ اور میں آپ کو مبارک باد بھی دیتا ہوں، آپ اس کرسی پہ بڑے اچھے لگ رہے ہیں، شکریہ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ کنڈی صاحب، آپ کے منہ میں گھی شکر۔ وقار خان! Kindly repetition نہ کریں، اگر کوئی نئے پوائنٹس ہیں تو وہ کریں۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! د ټولونه اول خو زه د خپل طرف نه تاسو له مبارک باد درکوم د Custodian of the House په جوړېدو باندې، زما مشرانو په تفصیل سره خبرې اوکړې، زه به ان شاءالله Repetition نه کوم او Simple یو دوه درې خبرې به کوم۔ زمونږه په ماضی کښې چې کوم حکومتونه وو، مرکز او صوبه د یو بل نه جدا جدا راغلی وو نو مونږه همیشه دا ژړا ګانې کړې دی چې یره مرکز مونږ ته حصه نه راکوی خو زما دې ورور دغه یو خبره به زه Repeat کوم، عنایت الله صاحب خبره اوکړه، په 2010 کښې چې کوم مفاهمتی این ایف سی ایوارډ شوے وو، هغه د تاریخ یو حصه ده، اوس بیا تاریخ خپل ځان دهراوی، پکار ده چې په صوبه کښې د پی ټی آئی حکومت دے، په مرکز کښې هم د پی ټی آئی حکومت دے نو زما دا ریکوئسټ دے حکومتی ټریژری بینچ ته چې دوئ دې مهربانی اوکړی او د ټولونه اول چې دا کومې محرومئ زمونږه د صوبې دی او مونږه ژړلی دی او دوئ په دې تیر پینځه کاله کښې ژړلی دی چې د ټولو نه اول دا خبره هلته کښې Take up کړی او دا خبرې ختمې کړی او دا خبرې سرته اورسوی۔ او کوم ډیمانډ چې زمونږه د دې صوبې دے، هغه پورا کړی نو زما خیال دے چې ان شاءالله د عوامو چې کومې محرومئ دی، هغه به هم ختمې شی، کومې چې دلته منصوبې دی، هغه په ځائے ولاړې دی، هغه به هم روانې شی، هغه به هم د نیټ هائیډل پرافټ په شکل کښې او د این ایف سی ایوارډ په شکل کښې چې کومې پیسې راځی نو زما خیال دے چې دا صوبه به ډیره ترقی اوکړی۔ نو زما صرف دغه درخواست دے ټریژری بینچ ته چې مهربانی اوکړئ، زمونږ مشرانو او لیډر آف دی اپوزیشن هر وخت

دوئ له غاړه ورکړې ده نو دوئ د پاڅي او دوئ د همت اوکړي، مونږ به ورسره څنګ په څنګ ولاړ یو چې زمونږ د دې صوبې حق دلته کښې زمونږ صوبې له راوړي۔ ډیره مهربانی۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، لودھی صاحب! میرے خیال میں آپ Conclude کر دیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کو مبارک پیش کرتا ہوں، اس سیٹ پر بیٹھنے کی اور میں اپوزیشن کا بڑا مشکور ہوں، گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور خود بھی میں ہر وقت ان کا، ان کی ہر بڑی چیز کو Minutely دیکھتا ہوں، بہت سنجیدگی سے آتے ہیں، خاص کر ہمارے اپوزیشن لیڈر درانی صاحب اور اس وقت پارلیمانی لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میرے بھائی سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، باقی بھی سینیئر ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بڑی اچھی بات ہو رہی ہے، این ایف سی ایوارڈ پر اور نیٹ ہائیڈل پرافٹ پر، یہ صوبے کی ترقی کا اس پر ہی انحصار ہے اور اس میں جتنے بھی میرے دوستوں نے باتیں کی ہیں، بڑی To the point باتیں کی ہیں، خوشدل خان نے اور پھر عنایت خان نے ہمیں بڑے اچھے فگرز دیئے ہیں، میں نے ان کے فگرز نوٹ بھی کئے ہیں، بڑی اچھی سپیچ بھی کرتے ہیں، بڑی تیاری سے آتے ہیں، ان کے مشکور ہیں، یہ صوبہ ٹریژری بنچز کا نہیں ہے، یہ اپوزیشن کا بھی ہے، یہ سب کا ہے، سب لوگ Elect ہو کے آتے ہیں، ہم سب کا یہ صوبہ ہے، ہم سب نے بہتر سوچ کرنی ہے اور بہت بہتر سوچ سے، اپوزیشن آج کل اپنا ایجنڈا انہوں نے لایا ہوا ہے اور اس کے بعد پھر بیچ میں سلطان خان نے بڑے اچھے طریقے سے اسے Conclude کرنے کی کوشش کی، بلکہ کر بھی دیا لیکن اس کے بعد پھر بھی اس نے، سردار اورنگزیب صاحب نے باتیں کیں کہ ہم مل کے سارا کام کرینگے۔ مولانا لطف الرحمان صاحب نے باتیں کیں اور آخر میں میرے برخوردار کنڈی نے بات کی، وقار صاحب نے بھی بات کی، کنڈی صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں 1971 کی بات کی، میں کہنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن میرے خیال میں ان کے علم میں نہیں ہے کہ "ادھر ہم اور ادھر تم" کا نعرہ کس نے لگایا تھا اور اس ملک کو (تالیاں) اور اس ملک کو توڑا کس نے؟ یہ ظلم ہوا ہے، ہر ایک سے کچھ نہ کچھ غلطی ہوئی ہے لیکن جتنی بھی جماعتیں ہیں، اس سے پہلے اقتدار میں آئی ہیں، ہر ایک نے اپنے صوبے کی Fight لڑی ہے، اپنے این ایف سی ایوارڈ کے لئے بھی، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے لئے بھی، قاضی فارمولے کے تحت بھی بہت کچھ ہوا لیکن اب میں ریکوئسٹ کرتا ہوں، ان سے کہ آپ جو بھی باتیں لاتے ہیں، یہ بہت اچھی ہیں، یہ ہمیں سپورٹ ملتی ہے اور کریں، چوں کہ ہمارے پاس قوم کو جواب دینے کے لئے کوئی بہانہ نہیں ہے، مرکز میں

بھی ہماری گورنمنٹ ہے، صوبے میں بھی ہم بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ جتنے بھی ہیں، انہیں ہم نے حل کرنا ہے۔ ابھی 20ارب روپے ہیں، 36ارب کی بات ہو رہی ہے اور وہ بھی ان شاء اللہ ملیں گے، اس کے ساتھ جو فکر مند ہیں، میرے دوست جنہیں شاید ان کا علم نہیں ہے کہ فاٹا جو Merge ہو گیا ہے، اس کے لئے تو 20ارب روپے علیحدہ سے، اس کے لئے شاید یہ منصوبے ہم خرچ بھی نہ کر سکیں، جون تک تو پیسہ ٹھیک ٹھاک اور باقی صوبوں کے بھی ہم مشکور ہیں، جیسے پنجاب اور اسی طرح سے مرکز نے بھی Three percent کا اور ہمارا یہ سارا وہ بھی ان کو ملے گا، تو اس میں کوئی بات اس فکر کی نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی بہانہ ہے، یہ آپ اور ہم اگر ضرورت پڑے گی تو ہم بھی فرنٹ لائن پر ہوں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے لیکن ایسی بات نہیں ہے، چونکہ عمران خان کی خود یہ سوچ ہے کہ وہ خود ان پچھلے پانچ سالوں میں آپ کو پتہ ہے کہ بڑی Minutely ہر چیز کو دیکھتے رہے ہیں، ابھی وہ مرکز میں ہیں، ابھی انہوں نے کتنا اچھا پروگرام دے دیا ہے کہ 80ارب روپے وہ ایک غربت کو دور کرنے کے لئے دے رہے ہیں اور اس میں ایک وزارت بھی علیحدہ کر رہے ہیں، انہیں اس ملک کی بھی فکر ہے، اس صوبے کی بھی فکر ہے اور سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں، اتنی باتیں انہوں نے، سب نے کی ہیں، ہم ان کے مشکور ہیں اور۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>وزیر خوراک</u>: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر اٹھارہویں ترمیم کی بھی Rollback کی بات کی گئی ہے، اس میں کوئی بھی کسی کو Back نہیں، کوئی نہیں ہٹا رہا، کچھ مسئلہ بھی نہیں ہے، پتہ نہیں ہے، یہ سیاست کو پوائنٹ سکورنگ کے لئے کیسے آجاتے ہیں؟ مصلحتیں جس کو جتنی پاور مل گئی ہے، صوبے کو تو اس کو کون Rollback کرے گا؟ کہ یہ پاور نہیں ہونی چاہیئے، ہم تو کہتے ہیں کہ زیادہ پاور ملے اور اس کے ساتھ یہ جتنی بھی باتیں ہوئی ہیں، ان سب کے لئے ہم اپوزیشن کے مشکور بھی ہیں اور ان کے تعاون کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، رات کو ہماری دوسری ایک میٹنگ ہوئی تھی، جیسے درانی صاحب نے اپوزیشن کی طرف سے چیئر کیا تھا، ہم لوگ بھی ساتھ بیٹھے تھے تو اس میں بھی ہم سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں کل وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی یہاں پہ یقین دہانی کرائی، رات کو بھی جو ہم بیٹھے رہے، دیر تک اس میں بھی ان شاء اللہ جو ٹریژری بنچز ہیں اور اپوزیشن کے ہیں، ہم سب کی، سب اس صوبے کے نمائندے ہیں اور سب ہی اس عوام کے سامنے جواب دہ ہیں، ہم سب مل کے ان شاء اللہ ترقیاتی کاموں میں بھی اور باقی بھی ہر مسئلے

میں مل کے اس کو آگے لے جائیں گے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، میں اسی سے اس کو Conclude کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 1:30 pm, 29th March.

---

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 29 مارچ 2019ء دوپہر ایک بجکر 30 منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)